٦٧- الاصابہ، ج ۳، ص ۲۰۳
٦٨- البدایہ والنہایہ، ج ۸، ص ۱۰۷
٦٩- سیر اعلام النبلاء، ج ۲، ص ۴۵۱
۷۰- الاصابہ، ج ۳، ص ۲۰۵ - طبقات، ج ۴، ص ۵۷
۷۱- سیر اعلام النبلاء، ج ۲، ص ۴۳٦
۷۲- ایضاً
۷۳- ایضاً
۷۴- الاصابہ، ج ۳، ص ۲۰۵
۷۵- فتح الباری، ج ۱، ص ۲۲۵
۷٦- تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۲۴
۷۷- البدایہ والنہایہ ج ۸، ص ۱۰٦
۷۸- تہذیب التہذیب، ج ۱۲، ص ۲٦۵
۷۹- سیر اعلام النبلاء، ج ۲، ص ۴۴۵
۸۰- البدایہ والنہایہ، ج ۸، ص ۱۱۵
۸۱- تہذیب التہذیب، ج ۱۲، ص ۲٦٦
۸۲- سیوطی تدریب الراوی، ص ۳٦ - طبع حیدرآباد دکن ہند، ۱۳۲۵ھ
۸۳- الکفایہ فی علم الروایۃ، ص ۹۸، حیدرآباد دکن ہند، ۱۳۵۷ھ
۸۴- تدریب الراوی، ص ۲٦
۸۵- ان تمام اسانید کو احمد محمد شاکر نے مسند احمد سے مسانید ابی ہریرہ سے اخذ کیا ہے - یہی اصح الاسانید ہیں - ان کے رواۃ راسخ ہیں - عطاء نے انھیں خراج تحسین پیش کیا ہے - دیکھو مسند احمد، ج ۱، تحقیق احمد محمد شاکر ص ۱۴۹-۱۵۰

*ڈاکٹر عطش درانی

اردو لغات و اصطلاحات کی تدوین میں مستشرقین کا حصہ

اردو یا ہندوستانی میں عظیم اسلامی ورثے اور مقامی اصطلاحی ذخیرے اور جدید علوم و فنون کی اصطلاحات کو یورپ سے آنے والے پرتگالی، ولندیزی، فرانسیسی اور انگریزی قوموں کے بعض اہل علم نے مرتب اور منظم کرنے کا آغاز کیا۔ جس میں انہیں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اس ساری علمی کاوش کے بیان سے پہلے ان یورپی قوموں کی آمد اور ضرورتوں خصوصاً ایسٹ انڈیا کمپنی اور انگریزوں کے حوالے سے جائزہ لینے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تاکہ ان کے علمی تناظر میں اردو کی اصطلاحی ترقی کا جائزہ لیا جا سکے۔

اہل یورپ کی آمد اور ان کی ضروریات

برصغیر میں اہل یورپ کی آمد اکبر کے عہد میں ''غالباً'' ۱۸ جولائی ۱۵۸۰ء سے ہوئی۔ جب ایک مشنری تبلیغی مقاصد کے لیے برصغیر پہنچی اس کے بعد پرتگالی، اطالوی، ہسپانوی، فرانسیسی، پرتگیزی، جرمن اور انگریز مشنریاں سترہویں صدی عیسوی میں یہاں آنا شروع ہوئیں[1]۔ ۱۶۰۸ء میں کپتان ہاکنس بندرگاہ سورت میں پہنچا اور شہنشاہ جہانگیر کے دربار میں حاضر ہو کر سورت میں تجارتی کوٹھی قائم کرنے کی اجازت مانگی۔ ۱۶۱۵ء میں سرٹامس رو نے شاہ انگلستان کے سفیر کی حیثیت سے تجارتی کوٹھی بنانے کی اجازت حاصل کی اور ۱۶۴۰ء میں مدراس میں قلعہ سینٹ جارج تعمیر کیا۔ پرتگالی، ولندیزی اور فرانسیسی بہت جلد انگریزوں کے سامنے ہار کر ہندوستان ان سے ہاتھ میں دے گئے۔ مغلیہ سلطنت کمزور سے کمزور ہوتی چلی گئی اور انگریزی طاقت بڑھتی گئی[2]۔ برصغیر میں ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزوں کے تجارتی مفادات کی نگران ٹھہری جو ۱۷۶۵ء میں تجارتی ادارے کی بجائے ایک ایشیائی ریاست کے طور پر نمودار ہوئی۔ ۱۷۸۴ء میں اس میں نمایاں تبدیلیاں ہوئیں اور اسے براہ راست برطانوی کابینہ کے ماتحت کر دیا گیا۔ اس کے گورنر کو گورنر جنرل بنا دیا گیا جو انگلستان کے

---

*سربراہ دارالترجمہ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد۔

وزیراعظم کے سامنے جوابدہ تھا۔ اس لئی حکومت کو اپنا نظام قائم کرنے کے لیے مقامی لوگوں کی خدمات کی ضرورت تھی۔ اٹھارویں صدی کے خاتمے تک اس کی سیاسی اور انتظامی ذمہ داریوں میں اس حد تک اضافہ ہوا کہ نچلی سطح پر زیادہ سے زیادہ ملازم رکھنے کے لیے مشرقی طرز کے مدرسے قائم کرنے پڑے جنہیں اوریئنٹل کالج کا نام دیا گیا[۳]۔

اہل یورپ کے مشنریوں، تاجروں اور سیاسی طالع آزماؤں کے بارے میں سید علی عباس جلالپوری لکھتے ہیں[۴]۔

عیسائیت کی اشاعت سے اہل مغرب کا مقصد تھا کہ دیسیوں نے عیسائیت قبول کر لی تو وہ اپنے مغربی آقاؤں کو اپنا ہم مذہب سمجھ کر ان کی معاشی لوٹ کھسوٹ کے خلاف احتجاج نہیں کریں گے۔''

کمپنی نے اپنے آغاز میں اس ضرورت کو محسوس کر لیا تھا کہ مقامی لوگوں سے بات چیت اور ان مقامی لوگوں کو انگریزی سکھانے سے پہلے ضروری ہے کہ انگریز ہندوستان کی زبانیں سیکھیں چنانچہ کمپنی کی مجلس انتظامیہ نے ۲۲ دسمبر ۱۶۷۷ء کو اپنے ایک مراسلے میں قلعہ سینٹ جارج (مدراس) کو لکھا تھا[۵]۔

''اس کا اعلان کیا جاتا ہے کہ کمپنی کے جو ملازمین فارسی سیکھیں گے ان کو دس پونڈ اور جو انڈوستان زبان سیکھیں گے، ان کو بیس پونڈ بطور انعام دیے جائیں گے۔ نیز یہ کہ اس زبان کی تعلیم دینے والے کسی مناسب آدمی کا تقرر کیا جائے۔''

چنانچہ کمپنی کی ضرورت کے لیے ایسے مدرسے اور کالج وجود میں آئے، جنہوں نے آگے چل کر ضمنی طور پر اردو کی ترقی میں قابل ذکر کردار ادا کیا۔ ان میں سے ایک فورٹ ولیم کالج بھی تھا۔ اس کالج کی بنیاد گورنر جنرل مارکوئیس رچرڈ ولزلی کے اقدامات سے پڑی۔ یوں تو وہ شخص صرف سات سال تک (۱۷۹۸ء تا ۱۸۰۵ء) گورنر جنرل رہا لیکن اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اب ایک مقامی زبانوں کے مدرسے کی ضرورت ہے تاکہ ہندوستان میں مستحکم حکومت قائم کی جا سکے۔ چنانچہ اس نے جنوری ۱۷۹۹ء میں جان گلکرسٹ کے تعاون سے ایک مدرسہ Oriental Seminary کلکتہ میں قائم کیا۔ اس کی غرض و غایت کے بارے میں ۲۱ ستمبر ۱۷۹۸ء کی ایک عرض داشت میں بیان کیا گیا ہے[۶]۔

"بنگال سول سروس میں بھرتی ہو کر جو نوجوان (ہندوستان) آتے ہیں، اُن کو منشی رکھ کر زبان سیکھنے کے لیے عموماً اور فارسی سیکھنے کے لیے خصوصاً تیس روپے ماہوار کا بھتہ دیا جاتا ہے۔ لیکن منشی شاذ و نادر ہی انگریزی زبان سے واقف ہوتے ہیں۔ اس لیے نووارد رائٹر (سول ملازم) کو پہلے ہندوستانی بول چال سیکھنا ہوتی ہے تاکہ وہ منشی سے بات چیت کر سکے اس طریق تعلیم کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ منشی کی خدمات سے رائٹر بہت کم یا بالکل مستفید نہیں ہوتے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے ۔۔۔ مسٹر گلکرسٹ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ وہ نووارد رائٹروں کو ہندوستانی زبان کی تعلیم دینے کے لیے روزانہ درس دیا کریں"۔

یوں تو اس مدرسے کی عمر صرف ڈیڑھ سال تھی لیکن یہ فورٹ ولیم کالج جیسے ادارے کے قیام کا سبب بنا اور ۱۰ جولائی ۱۸۰۰ء کو ویلزلی نے اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے فورٹ ولیم کالج کا افتتاح کر دیا جس کے پہلے پرووسٹ (پرنسپل) پادری ڈیوڈ براؤن مقرر ہوئے جو کلکتہ بائبل سوسائٹی کے بانی تھے۔ جان گلکرسٹ ہندوستانی زبان کے شعبے کے سربراہ مقرر ہوئے[۷]۔ کالج میں گلکرسٹ کے ساتھیوں میں سے جوزف ٹیلر اور تھامس روئبک جیسے اہل علم اصطلاحات سازی کے ضمن میں قابل ذکر ہیں۔

فورٹ ولیم کالج کے قیام کے فوراً بعد کمپنی نے مقامی لوگوں کو یہ احساس دلانا شروع کیا کہ وہ جاہل مطلق ہیں اور انگریز اُن کے لیے علم کی نئی روشنیاں لے کر آیا ہے۔ چنانچہ ۱۸۱۳ء میں جب ایسٹ انڈیا کمپنی کی تجدید ہوئی تو کمپنی نے اپنے مقبوضات میں تعلیم عامہ کے لیے رقوم مختص کرنا شروع کیں۔ ۱۸۲۳ء میں پبلک انسٹرکشن کمیٹی قائم کی گئی۔ جس نے اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے آگرہ اور دلی میں دو اورینٹل کالج قائم کیے اور کتابوں کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ اس کے ساتھ جو سب سے بڑا کام تعلیمی کمیٹی نے انجام دیا، وہ یہ تھا کہ یورپی سائنسی علوم کو ترجمہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ جس کے نتیجے میں مغربی اصطلاحات کا ترجمہ کرنے کا کام تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔[۸]

اس بحث سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل یورپ خصوصاً انگریزوں کی آمد کے بعد مندرجہ ذیل ضروریات درپیش ہوئیں۔ جن کے نتیجے میں اردو میں اصطلاحات سازی کا کام شروع ہوا۔

۱۔ عیسائیت کی مقامی زبانوں میں تبلیغ

۲۔ خود اپنے انگریز ملازمین کی تدریس کے لیے مقامی زبانوں کی ضرورت

۳- نچلی سطح کے مقامی ملازم تیار کرنے کے لیے مدرسوں کی ضرورت

۴- مقامی لوگوں کو جدید علوم و فنون سے آگاہ کرنے کے لیے تعلیمی اداروں کی ضرورت

چنانچہ ان ضروریات کے پیش نظر ہندوستانی (اردو) کے لغات اور قواعد مرتب ہوئے۔اصطلاحات سازی کے اصول وضع ہوئے اور عملی طور پر اصطلاحات سازی کا کام انجام دیا جانے لگا ۔ اگرچہ فورٹ ولیم کالج کا ان کاموں خصوصاً اصطلاحات سازی اور اس کے اصولوں کو وضع کرنے میں براہ راست کوئی کردار نہیں لیکن برصغیر میں جدید اصطلاحات سازی کے لیے فورٹ ولیم کالج ہمیں ایک نقطۂ آغاز ضرور نظر آتا ہے ۔

۲- عمومی اردو انگریزی لغات

اگرچہ مستشرقین اور اہل یورپ کے لغات کا آغازمخصوص الفاظ اور اصطلاحات کی ذخیرہ بندی سے ہوا جس کا ذکر آنے سے پہلے ان کے عمومی لغات کا جائزہ بھی اصطلاحی مطالعے میں اہمیت رکھتا ہے کیونکہ ان میں یا تو اصطلاحی لغات سے استفادہ کیا گیا یا بعض مخصوص پیشوں اور ہنروں کی اصطلاحات کو بطور خاص شامل کیا گیا ۔ ان میں فرگوسن ، ٹیلر ، ہنٹر ، شیکسپیئر ، گلکرسٹ ، فوربز ، گرانٹ ، یول ، فیلن اور پلیٹس کے عمومی لغات قابل ذکر ہیں ۔

اپنے پورے دائرۂ لغات کے لحاظ سے جو پہلی کتاب ہمارے سامنے آتی ہے وہ فرگوسن کی Short Dictionary of Hindustani Language ہے ۔ یہ دو حصوں پر مشتمل ہے ۔ انگریزی اور ہندوستانی ، ہندوستانی اور انگریزی ۔ بقول محمد عتیق صدیقی، یہ ۱۷۷۳ء میں لندن سے شائع ہوئی[۹] ۔ اس کے ساتھ ہندوستانی زبان پر ایک مقالہ بھی ہے جو مرتب کی تحقیقی وسعتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ اس کا زیادہ ذخیرۂ الفاظ اسماء و افعال پر مشتمل ہے ۔ اگرچہ اس سے ایک سال پہلے جارج ہیڈر لے کی قواعد پر کتاب لندن سے ۱۷۷۲ء میں شائع ہوئی جس کے ایک جزو کے طور پر انگریزی سے مور (انڈوستانی) کے الفاظ دیے گئے ہیں لیکن یہ باقاعدہ نہیں ۔ اس کے پانچویں ایڈیشن ۱۸۰۱ء میں ہندوستانی سے انگریزی الفاظ کی فہرست ہے[۱۰] ۔

۱۷۸۸ء ہی میں لندن سے ایک نامعلوم انگریز مصنف کا لغت Indian vocabulary جان سٹاک ڈیل کمپنی نے شائع کیا جس کا علم گریسن کے

سروے سے ہوتا ہے۔ اس سے کچھ ہی عرصہ بعد ۱۷۹۱ء میں ڈاکٹر ہنری ہیرس نے مدراس سے ایک لغت Analysis, Grammar & Dictionary of Hindustani Language شائع کیا۔ گلکرسٹ نے اس کا حوالہ دیا ہے اور اس سے استفادہ بھی کیا ہے۔ یہ دوسری جلد ہے۔ مسٹر لو نے اپنی کتاب "مدراس کورئیر" کے حوالے سے لکھا ہے کہ کپتان ہیرس کی کتاب کی دوسری جلد پہلی جلد سے پہلے شائع ہوئی تھی۔ پہلی جلد شائع ہونے والی تھی[۱۱]۔ اس طرح ان کا لغت دو حصوں ہندوستانی: انگریزی اور انگریزی، ہندوستانی، میں مکمل ہوا۔ انگریزی: ہندوستانی حصہ پہلے ہی ۱۷۹۰ء میں مدراس سے شائع ہو چکا تھا۔ اس دوسری جلد میں مردوں، عورتوں، قصبوں، شہروں کے نام درج ہیں جن کا ذکر عربی فارسی، ہندوستانی کتابوں میں آتا ہے۔

۱۸۰۰ء میں ٹی رابرٹس کا ایک لغت An Indian Glossary لندن سے شائع ہوا، جس میں ایک ہزار الفاظ اور اصطلاحات کا ذکر ہے، جو ہندوستان میں اجنبیوں کو پیش آتے تھے اور ان کے انگریزی معانی درج ہیں[۱۲]۔

فورٹ ولیم کالج کے ایک استاد کپتان جوزف ٹیلر نے ایک مبسوط لغت ۱۸۰۵ء میں کلکتہ میں مرتب کیا تھا۔ جسے ۱۸۰۸ء میں کارمائکل اسمتھ نے شائع کیا تھا۔ ابتدا میں انہوں نے اسے ذاتی استعمال کے لیے بطور فرہنگ مرتب کیا تھا لیکن بعد ازاں ڈاکٹر ولیم ہنٹر نے اس پر نظرثانی کی اور ۱۸۰۸ء میں Dictionary Hindustani and English کے نام سے پہلی بار ہندوستانی پریس کلکتہ سے دو جلدوں میں شائع کیا۔ شیکسپیئر اور ڈاکٹر فوربز نے اپنے لغت کی بنیاد اسی پر رکھی تھی۔ ۱۸۲۰ء میں اس کا دوسرا مختصر ایڈیشن شائع ہوا۔ جس میں ضمیمہ، محاورات و اشعار کو بھی شامل کیا گیا۔ اس لحاظ سے ہم پہلے ایڈیشن کو ترجیح دے سکتے ہیں کہ اس میں زیادہ تر اصطلاحی ذخیرۂ الفاظ کو جمع کیا گیا ہے[۱۳]۔

لندن میں ایڈسکومب کالج کے ہندوستانی کے استاد جان شیکسپیئر کا معروف لغت Hindustani/Urdu English Dictionary ۱۸۱۷ء میں لندن سے شائع ہوا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۸۲۰ء، تیسرا ایڈیشن ۱۸۳۴ء اور چوتھا ایڈیشن ۱۸۴۹ء میں طبع ہوا۔ اس ایڈیشن میں "انگریزی ہندوستانی" حصہ بھی شامل کیا گیا ہے اس میں بہت سے نئے اور پرانے الفاظ جمع کیے گئے ہیں۔ اور اپنی افادیت کے لحاظ سے آج بھی یہ لغت مستعمل ہے۔ ۱۹۸۰ء اور ۱۹۸۶ء میں اسے دو بار سنگ میل پبلی کیشنز لاہور نے "اردو انگریزی لغت" کے نام سے شائع کیا ہے۔ ولسن نے

جان شیکسپئر کے لغت کو قابل قدر قرار دیا ہے کیونکہ جب اس نے مقامی لوگوں سے مقامی اصطلاحات کی فہرستیں طلب کیں تو بیشتر نے شیکسپیئر کے لغت ہی سے یہ فہرستیں مرتب کر ڈالیں[۱۴]۔ یہی نہیں بلکہ اب بھی مقتدرہ کے کئی اصطلاحی لغات مثلاً تعلیمی اصطلاحات اور اصطلاحات فنیات کے ماخذ میں جان شیکسپیئر کے لغت کو اہمیت حاصل رہی ہے - دراصل یہ لغت ٹیلر اور ہنٹر کے لغات پر مبنی ہے اور اپنے وقت کی سب سے بہتر اور جامع کتاب ہے[۱۵] - شیکسپیئر نے اپنے لغات کے آخر میں بعض مخصوص اصطلاحات بھی الگ طور سے دی ہیں ، جو زیادہ تر دکھنی میں ہیں[۱۶] -

فورٹ ولیم کالج کی معروف شخصیت جان باتھووک گلکرسٹ کی Hindustani English Dictionary ۱۸۲۱ء میں (کوکس) بیلے کمپنی ، لندن سے شائع ہوئی - ۷۶۱ صفحات پر مشتمل یہ لغت زیادہ تر ہیرس، ہنٹر اور شیکسپیئر کے لغات پر مبنی ہے -

دسمبر ۱۸۲۷ء میں پہلی بار ہندوستانی کے بجائے اردو کے نام سے ایک لغت بعنوان Dictionary of Urdu and English ہمارے سامنے آتا ہے ، جو سیرام پور سے جے ، ٹی تھامپسن نے مرتب کر کے شائع کیا تھا - دوسرا ایڈیشن ۱۸۲۸ء میں شائع ہوا ، ۱۸۲۸ کے ایڈیشن میں اردو (رومن) الفاظ انگریزی ابجدی ترتیب سے دیے گئے ہیں[۱۷] - ۱۸۳۸ء کا یہ نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں موجود ہے - ۱۸۴۶ء میں اس کا ایک ایڈیشن دہلی سے بھی شائع ہوا تھا - یہ لغت اس لحاظ سے قابل توجہ ہے کہ اس میں جنوبی ہند اور ہندی کے غیر معروف الفاظ سے گریز کیا گیا ہے اور اردو کا دائرۂ کار متعین ہوا ہے[۱۸] -

۱۸۳۸ء میں ڈاکٹر ایم ٹی ایڈم کا لغت کلکتہ سے Hindvi Dictionary کے نام سے شائع ہوا - ۱۸۴۷ء میں ولیم ییٹس (Yatis) کا ایک لغت لندن اور کلکتہ سے شائع ہوا اور ناتھے برائس کا ایک لغت Hindustani & English Dictionary کلکتہ سے شائع ہوا - جس کا تیسرا ایڈیشن لازرس نے توسیع کے بعد ۱۸۸۰ء میں بنارس سے شائع کیا -

اردو میں سب سے زیادہ کام جن انگریز مستشرقین نے کیا ہے ان میں ڈنکن فوربز سب سے اہم ہیں - پروفیسر ڈنکن فوربز کنگز کالج لندن میں اورینٹل لٹریچر کے استاد تھے - ۱۸۴۶ء میں انہوں نے ہندوستانی قواعد پر کتاب لکھی ، جس میں اردو سے انگریزی لغت بھی شامل ہے - ۱۸۴۸ء میں انہوں نے یہ لغت لندن سے

علیحدہ طور پر شائع کیا - جو پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل تھا - اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۸۵۷ء میں ، تیسرا ۱۸۵۹ء میں ، چوتھا ۱۸۶۱ء میں اور پانچواں ۱۸۶۶ء میں شائع ہوا ، ۱۹۸۶ء میں اسے سنگ میل پبلیکیشنز لاہور نے شائع کیا - ۱۹۸۷ء میں اترپردیش اکادمی لکھنؤ نے اس کا ایک ایڈیشن شائع کیا ۱۸۶۲ء کا ایڈیشن A Dictionary of Hindustani English مجلس زبان دفتری پنجاب کے کتب خانے میں ہے - اس میں ہندوستانی کے الفاظ ناگری رسم الخط میں لکھے گئے ہیں - فوربز لکھتا ہے کہ اس نے اس لغت کی تدوین میں ہنٹر ، گلکرسٹ ، گلیڈون ، ایلیٹ ، جانسن ، ایڈم اور تھامپسن کے لغات استعمال کیے تھے - پلیٹس اس کے لغت کو اپنے دور کا بہترین اور مستند لغت قرار دیتا ہے - اسے ۱۸۶۸ء میں صدی ایڈیشن کے طور پر علمی مجلس دہلی نے بھی شائع کیا تھا -

فوربز نے جن مآخذوں پر تکیہ کیا ہے ، ان میں سے بیشتر اصطلاحی ذخیرے ہیں مثلاً ہنٹر ، گلیڈون اور ایلیٹ کے لغات بنیادی طور پر اصطلاحی ذخیرے ہیں - تھامپسن کا لغت اردو کی وسعتوں کا بیان ہے - اس نے ایلیٹ کی اصطلاحات کو من و عن اس لغت میں شامل کیا تھا - بلکہ ''قانون اسلام'' از ڈاکٹر ہرکلوٹ لندن (۱۸۳۲ء) سے بھی کئی اسلامی اصطلاحات کو شامل کیا - اس طرح ولسن کی اصطلاحات عدلیہ و مالگذاری کے الفاظ بھی کم و بیش شامل کیے[۱۹] -

کرنل سرہنری یول کے شہرۂ آفاق اور عجیب و غریب نام رکھنے والے لغت ہابسن جابسن (Hobson Jobson) پر ڈاکٹر آغا افتخار حسین نے اپنی کتاب میں مبسوط مقالہ درج کیا ہے ، ان کے نزدیک اشتقاق کے نقطہ نظر سے غالباً یہ اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے - اس میں اردو کے وہ الفاظ شامل ہیں جو انگریزوں اور دوسری مغربی قوموں کے ہندوستان کے ساتھ روابط کی وجہ سے مغربی زبانوں میں داخل ہو گئے ہیں - یا وہاں سے اردو میں آ گئے ہیں - ۸۷۰ صفحات پر مشتمل یہ لغت دو مؤلفین کی کاوش کا نتیجہ ہے - کرنل سرہنری یول ، آرتھر کوک برنل (Henry Yule & Arthur Coke Burnel) زیادہ تر تحقیق یول کی ہے - ۱۸۶۶ء میں انہوں نے ''ہابسن جابسن'' شائع کی جو دراصل ''یا حسن، یا حسین'' کا انگریزی چربہ ہے - اس کا دوسرا ایڈیشن جان مرے لندن سے ۱۹۰۳ء میں شائع ہوا[۲۰] - ۱۹۶۹ء میں اس کا تیسرا ایڈیشن لندن سے روٹ لیج اینڈ کیگن کمپنی نے Hobson Jobson, A Glossary of Colloquial Anglo-Indian Words and Phrases شائع کیا ہے -

یول لکھتا ہے کہ فرہنگ میں انتظامیہ سے متعلق اچھی تعداد میں الفاظ

موجود ہیں ایسے بھی بہت سے الفاظ ہیں جن کا تعلق نباتات اور حیوانات سے ہے اور یہ الفاظ ہندوستان سے مغربی زبانوں میں آ گئے ہیں[۲۱]۔

مقدمے کے بعد کتاب میں بائیس فرہنگیں ہیں، جن میں عام لغات شامل ہیں اور خصوصی استعمال اور فنی اصطلاحات کی فرہنگیں بھی۔ آغا افتخار حسین لکھتے ہیں کہ جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ انتظامیہ وغیرہ کی اصطلاحات کے لیے اردو میں الفاظ کا ذخیرہ نہیں وہ یہ فرہنگیں ملاحظہ فرمائیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ ۱۸۶۸ء سے قبل اردو زبان میں قانون، مال اور انتظامیہ کے ہر شعبے کے لیے اصطلاحات موجود اور مروج تھیں[۲۲]۔ ۱۸۲۶ء میں گارسان دتاسی کے زیر نگرانی پیرس سے فرنسوا دیولکل کا لغت ''ہندوستانی فرانسیسی و فرانسیسی ہندوستانی'' مشتمل بر ۴۴۴ صفحات شائع ہوا۔ اس میں ہندوستانی الفاظ کے ساتھ ساتھ دیو مالا تاریخ اور جغرافیہ کے الفاظ و اصطلاحات بھی ہیں۔ لغت کے دیباچہ میں گارسان دتاسی لکھتا ہے[۲۳]۔

''یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی فرانسیسی لغت کے بعد ایک چھوٹی سی لغت اور شائع کریں، جس میں دیو مالا، تاریخ اور جغرافیہ کی اصطلاحیں ہوں اور اس طرح مبتدیوں کو اس تلاش سے بچائیں جو ہمیشہ مشکل اور طویل ہوتی ہے''۔

معروف لغات نویس ڈاکٹر ایس ڈبلیو فیلن(۱۸۱۷ء-۱۸۸۰ء) نے اپنے انگریزی لغت کے بعد ہندوستانی کے دو اہم لغات مرتب کیے۔ان میں سے ایک ہندوستانی انگریزی قانونی اورتجارتی لغت A Hindustani English Law & Commercial Dictionary اور نئی ہندوستانی انگریزی لغت New Hindustani English Dictionary لزارس اینڈ کمپنی بنارس و لندن نے ۱۸۷۹ء میں شائع کیں۔ مرکزی اردو بورڈ لاہور نے دوسری لغت کو اردو انگریزی لغت کے نام سے ۱۹۷۶ء میں دوبارہ شائع کیا اس میں مرتبین اور ناشر نے اس لغات کی اولین تاریخ اشاعت کے نسخے ہی کو استعمال کیا ہے۔ اس کا ایک نسخہ ۱۸۷۹ء پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں اور ایک کتب خانہ مجلس زبان دفتری لاہور میں بھی موجود ہے۔ اگرچہ اس لغت میں محاورے اور روزمرے بھی شامل ہیں لیکن بہت سے اصطلاحی الفاظ جو اس کی لاء اینڈ کمرشل ڈکشنری میں موجود ہیں، اس میں بھی شامل کیے گئے ہیں۔ گارسان دتاسی ۱۸۷۲ء کے مقالے میں لکھتا ہے کہ ''یہ لغت اردو کے اور دوسرے لغات کی نسبت جو اب تک شائع ہوئے ہیں، زیادہ مکمل ہے''[۲۴]۔ یہ لغت دراصل ۱۸۵۸ء ہی سے کراسوں کی صورت میں

شائع ہونا شروع ہو گیا تھا ۔ قانونی اور تجارتی اصطلاحات جو الگ طور سے بھی شائع ہوئیں ، اس کا حصہ بنیں[۲۵] ۔

ڈاکٹر فیلن کے اس لغت کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں اردو کی وضع شدہ اصطلاحات بھی شامل کی گئی ہیں ۔ جس میں بقول اس کے رائے سوہن لال ہیڈ ماسٹر پٹنہ نارمل سکول نے بھی اس کی مدد کی تھی ۔ ان تمام اصطلاحوں کو جو دراصل انگریزی سے ترجمہ کی گئی تھیں ، کتاب کے آخر میں جمع کر دیا گیا تھا ۔ مثلاً گھٹتی چال ، ادھ خط ، چھوٹی ناپ ، وغیرہ[۲۶] ۔ فیلن نے اردو کی اصطلاح سازی کی اہمیت اور رائے سوہن لال کے تجربات کا ذکر بھی کیا ہے ۔ رائے سوہن لال کی اصطلاح سازی کی کئی مثالیں اس لغت میں مل جاتی ہیں ۔

اردو ، کلاسیکی ہندی اور انگریزی کا ایک نسبتاً زیادہ جامع لغت ۱۸۸۴ء میں لندن سے جان۔ٹی پلیٹس نے شائع کیا تھا ۔ ۱۹۶۰ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی پریس لندن نے اس کا ایک اعلیٰ ایڈیشن شائع کیا جو دراصل اس کے پانچویں ایڈیشن ۱۹۳۰ء کی عکسی نقل ہے ۔ اس کا پندرھواں ایڈیشن انہوں نے ۱۹۷۷ء میں شائع کیا ہے ۔ ۱۹۸۳ ءمیں اس کا ایک ایڈیشن لاہور سے سنگ میل نے بھی شائع کیا ہے ۔ یوں تو اس لغت میں تقریباً سابقہ سارے ذخیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے اور یوں اس میں ایسی تمام اصطلاحات شامل ہو گئی ہیں جو اس سے پہلے موجود تھیں ۔ لیکن اس کی بنیادی خوبی یہ ہے کہ اس میں مفرد اصطلاحات زیادہ ہیں چنانچہ ترکیبی/اشتقاقی اور مرکب اصطلاحات سازی میں اس سے بخوبی استفادہ کیا جا سکتا ہے ۔ مجلس زبان دفتری اور مقتدرہ کی اصطلاحات سازی میں اس لغت سے خاطر خواہ استفادہ کیا گیا ہے ۔ ان کے ماخذوں میں اس کتاب کو اہم مقام دیا گیا ہے ۔

یوں تو پلیٹس کے بعد بھی کئی اردو انگریزی لغات شائع ہوئے ، جن میں کیگن (۱۸۸۲ء) ، تھامسن کریون (۱۸۸۸ء) اور لیفٹیننٹ آگسٹس واٹر کے لغات اہم ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ پلیٹس کے بعد مستشرقین نے اس طرف سے اپنی توجہ ہٹا لی اور کوئی جامع کام سامنے نہیں آ سکا ۔

۳ : سابقہ اصطلاحی ذخیرے کی تدوین

جدید اصطلاحات سازی سے قبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو برصغیر میں پہلے سے رائج اصطلاحی ذخیرے کی تدوین اور تشریح کی ضرورت محسوس ہوئی تو سب سے پہلے فرانسس گلیڈون (Gladuin) لے الفاظ ادویہ (فارسی) از نورالدین

محمد عبداللہ شیرازی کا ترجمہ ۱۷۹۳ء میں کلکتہ سے شائع کیا۔ اس میں عربی، فارسی اور ہندوی اصطلاحات ادویہ دی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے ایسا ایک اصطلاحی لغت مرتب کیا جس میں مسلمانوں کی عدالتی، قانونی اور مالگزاری کی اصطلاحات کو جمع کیا گیا۔ اس کا نام Dictionary of Muhammadan Law and Revenue Terms تھا، جسے کلکتہ سے ۱۷۹۷ء میں شائع کیا گیا۔ اسے ایچ ولسن نے بھی استعمال کیا تھا[۲۷]۔ فرانسس گلیڈون ہی نے سب سے پہلے کمپنی کے لیے مطبع قائم کیا اور بعد میں ٹائپ اور طباعت کا سامان فورٹ ولیم کالج کلکتہ کو دے دیا گیا تھا، جب وہ فورٹ ولیم کالج میں شعبہ فارسی کے استاد تھے[۲۸]۔

۱۸۰۲ء میں وہ بونا میں کلکٹر کسٹم مقرر ہوئے تو کالج سے چلے گئے[۲۹]۔ اس لغت کے کچھ ہی عرصہ بعد شرع اسلامی، اصطلاحات اور بنگلہ مالگزاری وغیرہ پر ایک اور لغت ایس روسو نے مرتب کیا جو لندن سے ۱۸۰۲ء میں شائع ہوا[۳۰]۔ ولسن اس لغت کا نام Vocabulary of Persian words in common use in India قرار دیتا ہے[۳۱]۔

۱۸۱۰ء میں جان فلیمنگ نے ہندوستانی اور سنسکرت میں ہندوستانی اوریاتی پودوں کی ایک فہرست رسالہ "Asiatic Researches" جلد ۲ میں شائع کی۔ ۱۸۱۳ء میں ڈبلیو آئنزلی (Ainslie) نے مدراس سے ہندوستانی میٹریا میڈیکا شائع کرایا، جس میں ہندوستانی میں فہرست الفاظ بھی شامل ہے۔

ایسٹ انڈیا کمپنی کی پانچویں روداد برائے سلیکٹ کمیٹی میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کا ایک مجموعہ اس روداد کے آخر میں گلاسری (Glossary) کے نام سے شامل تھا، جس کا دیباچہ اس کے مرتب چارلس ولکنز نے ۲۹ اپریل ۱۸۱۳ء میں ایسٹ انڈیا ہاؤس میں لکھا تھا[۳۲]۔ یہ اس روداد کا ضمیمہ ہی بنی رہی اور اس وقت الگ شائع نہیں ہوئی جیسا کہ مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد کے شائع شدہ ایڈیشن ۱۹۸۷ء کے دیباچے میں لکھا گیا۔ پہلی بار مقتدرہ نے اسے الگ طور سے شائع کیا ہے۔ اس میں اصطلاحات کے رائج رومن ہجے اور نقل حرفی کے اصول بیان کیے گئے ہیں اور سر ولیم جونز کے اصول نقل حرفی کو استعمال کیا گیا ہے جو گلکرسٹ اور ولسن نے بھی استعمال کیے تھے۔ چارلس ولکنز نے یہ لغت اس ضرورت کے تحت مرتب کیا تھا کیونکہ مختلف لب و لہجہ میں بولے یا لکھے جانے والے الفاظ و اصطلاحات کی وجہ سے کمپنی کے دفاتر میں الجھنیں پیش آ رہی تھیں۔ سید مصطفیٰ علی بریلوی اس کے دیباچے میں لکھتے ہیں[۳۳]۔

''۱۸۱۳ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی عملداری بنگال ، بہار اور یوپی کے اضلاع الہ آباد، لکھنئو وغیرہ علاقوں تک محیط ہو چکی تھی۔ اس وقت جو مخصوص الفاظ دفتری زبان میں رائج تھے یا وہ اصطلاحات جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے محکمہ ہائے مال ، دفاتر اور عدالتوں میں عام طور پر مستعمل تھیں ۔ اگرچہ عربی ، فارسی ، بنگالی ، ہندوستانی ، کناری ، ملیالم ، سنسکرت ، تامل ، تلنگی اور ترکی ، ملائی زبانوں سے تویں لیکن ہجے کے فرق اور مقامی اثرات کی وجہ سے ہونے والے تغیرات کو اگر نظرانداز کر دیا جائے تو یہ سب قریب قریب اردو کے حالیہ ادوار میں رائج یا کم ازکم مانوس ضرور محسوس ہوتی ہیں'' ۔

یہ کتاب ۵۸۵ صفحات پر مشتمل ہے ، جس میں ایک ہزار کے قریب اصطلاحات کی تشریح انگریزی میں کی گئی ہے ۔ سنسکرت ، بنگالی ، تلنگو ، ملیالم ، تامل وغیرہ کی ایسی اصطلاحیں جو اردو میں شامل نہیں ہو سکتیں بمشکل ایک سو ہیں گویا بنیادی طور پر یہ گلاسری اردو اصطلاحات پر مشتمل ہے پہلی اصطلاح ''ابواب'' ہے جو باب کی جمع ہے ، اسے ٹیکس کی اصطلاح قرار دیا گیا ہے اور دراصل یہ مغلیہ دور ہی سے مستعمل تھی ۔ ولسن نے اس لغت سے خاطر خواہ استفادہ کیا تھا ۔

۱۸۳۲ء میں کلکتہ سے ایچ پیڈ نگٹن (Piddington) نے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں پودوں کے ناموں کا انگریزی اشاریہ شائع کیا ۔ ۱۸۴۰ء میں جے او برائن نے مقامی مالگزاری اصطلاحات اور ان کے انگریزی مترادف آگرہ سے شائع کیے۔اسی دور میں سپیڈی (speede) نے Indian Handbook of Gardening شائع کی، جس کا دوسرا ایڈیشن ۱۸۴۲ء میں کلکتہ سے شائع ہوا اس میں پھولوں کے ہندوستانی نام دیے گئے ہیں ۔ ۱۸۴۸ء میں ان کی ایک اور کتاب New Indian Gardener کلکتہ سے شائع ہوئی ، اس میں پودوں ، درختوں کے مقامی نام دیے گئے ہیں ۔

۱۸۴۲ء میں ولسن کی تجویز پر ایسٹ انڈیا کمپنی کے تمام علاقوں سے اصطلاحی ذخیرے کی فہرستیں طلب کی گئیں ۔ ان میں سب سے پہلی فہرست انڈیا ہاؤس بمبئی کے ریذیڈنٹ مسٹر وارڈن (Warden) نے مرتب کی جس میں اردو اصطلاحات کی انگریزی تشریح کی گئی تھی ۔ اسے ولسن کی خواہش پر تمام علاقوں میں تصحیح کے لیے بھیجا گیا ۔ ولسن لکھتا ہے کہ اس میں الفاظ قصداً درست کیے بغیر شامل کیے گئے تا کہ ''ہندوستانی اہل علم انہیں درست کر سکیں''[۳۴] ۔

ایسا ہی ایک ذخیرہ ۱۸۵۰ء میں سی بی براؤن کا لغت ضلع ڈکشنری کلکتہ سے شائع ہوا جس میں کاروباری اصطلاحات تھیں[۳۵] ۔ ایسی ہی ایک فہرست رائے بریلی کے کمشنر کارلیگی نے بھی مرتب کی تھی ۔ اس میں دفاتر ، عدالت ، مالگزاری ، قانون کے علاوہ صنعت و حرفت وغیرہ کے الفاظ بھی جمع کیے گئے تھے اور یہ الہ آباد سے ۱۸۵۳ء میں شائع ہوئی[۳۶] ۔ صرف قانونی اور دفتری اصطلاحات پر ان کا ایک لغت Garnegy's Vocabulary of Law Terms ، ۱۸۶۵ء میں شائع ہوا ۔

اسی طرح کی ایک فہرست شمال مغربی صوبوں کے بورڈ آف ریونیوز کے رکن سر ہنری ایلیٹ نے بھی مرتب کی تھی۔ جو آگرہ سے Glossary of Indian Terms کے نام سے ۱۸۴۵ء میں شائع ہوئی تھی ۔ سرہنری ایلیٹ نے انڈین پینل کوڈ کا اردو ترجمہ بھی کیا تھا اور ۱۸۴۷ء میں اسے پارلیمنٹ کی منظوری کے لیے بھیجا تھا ۔ ان کی اصطلاحات کے لغت پر نظرثانی اور ترمیم جے بیمز نے کی اور اسے ۱۸۶۹ء میں دوبارہ لندن سے شائع کیا گیا ۔ اس میں ہندوستانی الفاظ حسب روایت رو‌من اور نسخ ٹائپ میں ہیں اور تشریح انگریزی میں درج ہے[۳۷] ولسن اور فوربز نے بھی اس لغت سے استفادہ کیا تھا اس لغت کا ضمیمہ ۱۸۶۰ء میں ۲۹۶ صفحات میں رڑکی سے بھی شائع ہوا تھا[۳۸] ۔ ولسن لکھتا ہے کہ انہوں نے بالائی ہندوستان کے مختلف قبائل ، رسوم و رواج ، مالیاتی اور زرعی اصطلاحات کو جمع کیا اور اسے گلاسری اور بعد ازاں ضمیمے کے طور پر شائع کیا ۔ اس میں مقامی اصطلاحات کی مستند تشریح بھی دی گئی ہے[۳۹] ۔

اسی دور میں ان تمام ماخذ اور ذرائع سے جمع ہونے والا بہت بڑا اصطلاحی ذخیرہ ایچ ایچ ولسن نے شائع کیا۔ اس کے لغت کا نام A Glossary of Judicial and Revenue Terms ہے یہ ۱۸۵۵ء میں لندن سے ایسٹ انڈیا کمپنی کے لیے ڈبلیو ایچ ایم ایلن اینڈ کمپنی نے شائع کیا ۔ ۱۹۴۰ء میں اسے کلکتہ سے ایسٹرن لاء ہاؤس نے بھی شائع کیا اور ۱۹۸۵ء میں مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد نے ''اصطلاحات عدلیہ و مالگزاری'' کے نام سے بھی شائع کیا[۴۰] ۔ اس لغت میں اردو کے علاوہ سنسکرت ، جنوبی ہند کی زبانوں اور پنجابی ، سندھی اور پشتو تک کی اصطلاحات شامل کی گئی ہیں ۔ مصنف اردو ، ہندی اور ہندوستانی کو الگ الگ زبانیں قرار دیتا ہے بلکہ اردو میں موجود عربی ، فارسی الفاظ کو علیحدہ شمار کرتا ہے ۔ اس کے نزدیک اس نے یہ تمام الفاظ جو ۲۶ ہزار ہیں ، ایسٹ انڈیا کمپنی کی سرکاری دستاویزات سے جمع کیے ہیں۔ یہ کام انہوں نے زیادہ تر ہندوستانی

پریس ہی میں انجام دیا۔ بک لینڈ لکھتا ہے کہ ولسن نے پریس ہی میں انتقال کیا[۴۱]۔

مصنف کے نزدیک کمپنی کی دستاویزات میں ان اصطلاحات کی تشریح موجود نہیں تھی اس لیے اکثر اوقات انھیں غلط طور پر پیش کیا جاتا تھا چنانچہ بمبئی، بنگال اور مدراس سے ایسی اصطلاحات طلب کی گئیں تاکہ انھیں مرتب کیا جائے لیکن خاطر خواہ کام نہ ہوا۔ مصنف لکھتا ہے[۴۲]۔

"بعض افسروں نے اپنے ماتحت منشیوں، مصنفوں اور صدر امینوں کے سپرد یہ کام کیا، جنھوں نے فہرست میں خاطر خواہ اضافے کیے، بعض لوگوں نے شیکسپیئر کے لغت سے الفاظ لے کر شامل کر دیے۔ ان (منشیوں) میں سے صرف ایک شخص میر شہامت علی نے خاطر خواہ کام انجام دیا تھا"۔

اس لغت کی تدوین میں مصنف نے گلیڈون، روبو اور رابرٹ سن کے لغات سے بھی استفادہ کیا اور مطبوعہ ریکارڈ (صدر عدالت کلکتہ، آگرہ، مدراس، بمبئی، شمال مغربی صوبہ جات کے کوئی ۱۸ صفحات) پر مشتمل ریکارڈ (۱۸۴۶ء سے ۱۸۵۳ء) کو بھی استعمال کیا[۴۳]۔

اس لغت کی بنیادی اہمیت یہ ہے کہ اس میں اردو کے ابتدائی دور کی اصطلاحات کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ اپنے سیاق و سباق، معانی، مفہوم اور تشریحات کے ساتھ مجتمع ہو گیا ہے اور ہمیں اس سے استفادے کا خاطر خواہ موقع فراہم ہوا ہے۔

۱۸۵۹ء میں ایچ جی ریورٹی کا ایک لغت Thesaurns of English and Hindustani Technical Terms used in Building and other useful Arts کے نام سے ہرٹ فورڈ سے شائع ہوا۔ اس میں فن تعمیر، سائنسی اور دیگر فنون اور پیشوں سے متعلق پانچ ہزار اصطلاحات جمع کی گئی ہیں جو انگریزی اور اردو کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔ اس طرح پیشوں سے متعلق اردو کی اصطلاحات کا یہ ایک جامع ذخیرہ ہمارے سامنے آتا ہے۔

۱۸۶۸ء میں ایچ بیڈن پاول نے پنجاب کی معاشی پیداوار سے متعلق ایک Handbook رڑکی کالج سے شائع کی جس کے ساتھ مقامی اصطلاحات کی طویل فہرست بھی منسلک ہے۔ اسی سال ایف جے والٹن نے ہندوستان کی معاشی پیداوار اور منصوبوں سے متعلق مقامی اور سائنسی الفاظ کا Index لندن اور کلکتہ سے شائع کیا۔ ہندوستان اور تبت کی جغرافیائی اصطلاحات کا ایک لغت ۱۸۷۰ء میں لندن سے ایچ اے شلاجنٹ ویٹ (Schlagint weit) نے گلاسری کے نام سے شائع کیا اس کی ایک اور کتاب Results of a Scientific Mission مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ء میں بھی ایسی جغرافیائی مقامی اصطلاحات ملتی ہیں۔

۱۸۷۷ء میں لندن سے آر بیوان کی ایک کتاب Handbook of Fresh Water Fishes of India شائع ہوئی جس میں ہندوستانی مچھلیوں کے نام دیے گئے ہیں۔

اسی سال مدراس سے حکومت کی طرف سے مالگزاری کے افسروں ، ججوں اور طلبہ کے لیے ہندوستانی اصطلاحات اور الفاظ کی ایک Glossary شائع کی گئی - اسی دور میں ولسن کے لغت سے استفادہ کرتے ہوئے بمبئی سول سروس کے جارج کلفورڈ وائٹ ورتھ نے ایک Anglo-India Dictionary مرتب کی۔جس میں ایسی ہندوستانی اصطلاحات کی انگریزی میں تشریح کی گئی ہے جو انگریزی دستاویزات میں عام طور پر مستعمل تھیں - لغت کے دیباچے میں وہ لکھتے ہیں[۴] :

”میں نے ایسی تمام اصطلاحات نکال باہر کی ہیں ، جو انگریزی دستاویزات میں مستعمل نہیں ہیں اور ایسے الفاظ بھی جن کے متبادلات انگریزی میں موجود ہیں - مثلاً فرض (duty)، فرمایش (order) ، فروش (sale) ، فرزند (off spring) ، قصد (Vice) - یہ تمام ولسن کے لغت کے ایک صفحے سے لیے گئے ہیں جو انگریزی میں عام طور پر مستعمل ہیں اور ان کے انگریزی مترادفات صحیح طور سے موجود نہیں یا مجبوراً انگریزی میں استعمال کیے جا رہے ہیں - مثلا چٹ ، کارکن وغیرہ یا . . . پھر دیوی ، فصل ، عید ، منور ، شیعہ ، سیوا وغیرہ“ -

یہ لغت لندن سے کیگن پال اینڈ کو نے ۱۸۸۵ء میں شائع کیا تھا- ۱۹۸۱ء میں لاہور سے سنگ میل نے اسے دوبارہ طبع کیا - جس میں غلطی سے پہلے ایڈیشن کا سن اشاعت ۱۸۳۲ء درج ہے۔جب کہ مرتب نے ولسن کے لغت(۱۸۵۵ء) اور بعض دفتری دستاویزات(۱۸۵۶ء) سے بھی استفادہ کیا ہے[۵] لغت میں زیادہ تر اصطلاحات دفتری ، قانونی ، زرعی ، مذہبی اور ثقافتی نوعیت کی ہیں جو ظاہر ہے کہ دفتری دستاویزات میں استعمال ہوتی تھیں۔ یہ کام ایک ہی شخص کا ہے اور بقول مرتب کسی کی سرپرستی کے بغیر شائع ہوا[۶]- بعض مقامات کے اسناد کا حوالہ بھی دیا گیا ہے لیکن جہاں کسی کے اقتباس میں تحریف کی گئی ہے تو اس کا حوالہ مفقود ہے بعض اصطلاحات کی نحوی ترکیب بھی کی گئی ہے مثلا ”خدمت گار“ میں خدمت عربی لفظ ہے اور لسانی ماخذ کا حوالہ بھی دیا گیا ہے -

انھی دنوں ڈاکٹر ایس ڈبلیو فیلن نے بھی Hindustani English Law and Commercial Dictionary کے نام سے دفتری ، قانونی ، زرعی ، مالگزاری اور تجارتی اصطلاحات جمع کیں اور انھیں ۱۸۷۹ء میں شائع کیا - ۱۹۸۰ء میں اس

لغت کو بھی لاہور سے سنگ مہل نے اردو انگلش کے نام سے دوبارہ طبع کیا ہے[۴۷] -

اصطلاحی ورثے کے ضمن میں ایک اور لیکن مختلف نوعیت کا کام اسپرنگر نے انجام دیا تھا - جب اس نے عربی میں سولھویں صدی عیسوی کی کتاب کشاف اصطلاحات فنون از تھانوی مرتب کرائی - اس نے اسے ۱۸۶۲ء میں شائع کیا تھا۔ اس میں موجود اصطلاحات اردو میں بھی مستعمل رہیں[۴۸]۔ ان میں علوم و فنون کی اصطلاحیں شامل ہیں -

۱۸۸۸ء میں کلکتہ سے ولیم کروک کی A Rural and Agricultural Glossary شائع ہوئی جس میں شمال مغربی صوبوں اور اودھ کی زرعی اصطلاحات شامل ہیں - ۱۸۹۷ء میں جی ٹمپل نے ہندوستانی مذہب ، رسوم و رواج اور حکومت سے متعلق اصطلاحات Glossary کے نام سے لندن سے شائع کیں - ۱۸۹۹ء میں سرجارج واٹ نے کلکتہ سے Dictionary of the Products of India چھ جلدوں میں شائع کی اس میں آخری جلد کے صفحہ ۱۷ تا ۲۰ میں ہندوستانی، اردو، ہندی الفاظ و اصطلاحات دیے گئے ہیں - اسی طرح ایچ اے روز نے "Indian Antiquiary" شمارہ ۳۳ ، ۱۹۰۴ء میں پنجاب کی مذہبی و دیگر اصطلاحات شائع کیں -

۱۹۰۸ء میں لفٹیننٹ کرنل ڈی سی فلوٹ (D.C.Philot) نے بھی گوبن لال بونرجی کے ساتھ مل کر برصغیر کے پرندوں کے اردو نام اور ان کے انگریزی متبادلات پر مشتمل Hindustani English Vocabulary of Indian Birds کے نام سے ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کے جرنل میں شائع کرائی[۴۹]۔ بعد ازاں اسے الگ کراسے کے طور پر بھی شائع کیا گیا۔ یہ جرنل کے سلسلہ نمبر چار ، شمارہ نمبر ۲ ، ۱۹۰۸ء میں صفحہ نمبر ۵۵ تا ۹۷ پر شائع ہوئی - اس میں سات سو کے قریب پرندوں کے اردو نام ، انگریزی ترجمہ اور لاطینی ٹیکنیکل اصطلاح درج ہے - اس کے دیباچے میں مرتب لکھتا ہے -[۵۰]

"دیگر لغات میں پرندوں کے ناموں کا صحیح ترجمہ نہیں ہوا - چنانچہ سرجن میجر ٹی سی جرڈن (Jerdon) کی کتاب Birds of India سے پرندوں کے اردو ہندی نام حاصل کیے گئے ہیں اور اس کے ہجے برقرار رکھ کر ان کا ترجمہ کیا گیا ہے" -

اسی جرنل کے شمارہ ۶ ، ۱۹۱۰ء میں ڈی سی فلوٹ نے اردو ، فارسی میں بازداری کے موضوع پر Vocabulary of Technical Falconary Terms شائع

کراچی - مسلمانوں کے اس فن پر یہ ایک نادر دستاویز ہے - ۱۹۲۲ء میں کلکتہ سے مسز ٹیمپل رائٹ کی کتاب Flowers and Gardens in India کا ساتواں ایڈیشن ڈبلیو برلز کی توسیع کے ساتھ شائع ہوا - اس میں باغبانی اور نباتاتی اصطلاحات پر ہندوستانی ذخیرۂ الفاظ شامل ہے۔ اسی سال گولان کی Indian Vegetable Garden کا چوتھا ایڈیشن کلکتہ سے شائع ہوا جس میں باغبانی اور نباتیاتی اصطلاحات پر بھی ایک باب دیا گیا ہے -

ہندوستانی ارضیاتی اصطلاحات کا ایک ذخیرہ سر ٹی ایچ ہالینڈ نے ''جیالوجیکل سروے آف انڈیا'' جلد ۵ شمارہ ۱، ۱۹۲۶ء میں ۱۸۳ صفحات پر مشتمل شائع کرایا - ۱۹۳۱ء میں حکومت ہند کی طرف سے ہندوستان کے نقشوں پر استعمال ہونے والی مقامی اصطلاحات کی ایک Glossary کلکتہ سے شائع ہوئی -

''بلیٹن آف سکول آف اوریئنٹل سٹڈیز'' لندن کے جلد ۸ شمارہ ۲۰۳، ۱۹۳۶ء میں ہندوستانی بولیوں میں پرندوں کے ناموں کی ایک فہرست مرتبہ ای ای جانسٹن شائع ہوئی - ۱۹۴۰ء میں امریکی جرنل ''Senetic Languages'' شکاگو، جنوری ۱۹۴۰ء میں اے این پولیاک نے اسلامی بندوبست ارضی کی اصطلاحات شائع کیں[۰]- حال ہی میں جے این ہولسٹر نے ''Luzac's Oriental Religiones Series'' نمبر شمار ۸، ۱۹۵۳ء لندن میں اسلامی اصطلاحات شائع کی ہیں[۰]-

مجموعی طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ مستشرقین نے اردو اصطلاحات کے اس ذخیرے کو جو ان سے قبل برصغیر میں رائج تھا، مختلف ذرائع سے جمع کر کے مرتب کر دیا - جو انگریزی کی دو سو سالہ غلامی میں ہمارے حافظے سے تو محو ہو گیا تھا، شاید صفحہ ہستی سے بھی مٹ جاتا - اس ذخیرے میں دفتری، قانونی، عدالتی، مالگزاری، زرعی، فنی، تکنیکی اور علوم فطری سے متعلق اصطلاحات کا خاصا ذخیرہ شامل ہے - جو ہزاروں لاکھوں کی تعداد کو پہنچتا ہے۔

۴ : ۱۰- جدید اصطلاحی ترجمے کا پہلا لغت

انگریزی اردو کے لغات اگرچہ اہل یورپ نے اپنی ضروریات کے تحت مرتب کیے تھے لیکن ان کا ضمنی فائدہ اردو کو پہنچا اور اس میں لغات نویسی اور اصطلاحات سازی کی روایات مستحکم ہوئیں - یہ بات دلچسپ ہے کہ اہل یورپ اور مستشرقین کی لغات سازی کی ابتدائی کوششیں اصطلاحات سازی سے متعلق تھیں - عمومی نوعیت کے لغات بہت بعد میں وضع ہوئے۔ ڈاکٹر اے ایچ کوثر نے جس پرتگالی، ہندوستانی، فارسی، سہ لسانی لغت کو اردو کا پہلا لغت قرار دیا ہے -

وہ در اصل اصطلاحی ذخیرے پر ہی مبنی ہے - یہ پرتگالی سے اردو میں اصطلاحی ترجمے یا مترادف کی ایک کوشش ہے - یہ لغت ۱۵۹۵ء میں Vocabularisim کے نام سے لکھا گیا اور اس کا قلمی نسخہ کنگز کالج لائبریری لندن میں موجود ہے[۵۲] - ڈاکٹر ابواللیث لکھتے ہیں کہ، یہ لغت ۱۵۹۹ء سے قبل Jeronimo Xavier (جیرونیمو خاویر) نے مرتب کیا تھا اور یہ شخص جہانگیر کے دربار میں حاضر تھا - اس کا نسخہ کنگز کالج لندن میں ہے[۵۳] - گریسن نے ایسے ہی ایک پرتگالی لغت کی تاریخ تکمیل ۱۶۳۰ء دی ہے-جسے ایک پرتگالی شخص کورج کیجو نے سورت کی بندرگاہ میں مرتب کیا تھا[۵۴] - اور سورت ہی میں فرانس کے ایک پادری فرانکسس توردنینس نے ۱۷۰۴ء میں ایک لغت لاطینی،ہندی، فرانسیسی، اور مور (اردو) میں مرتب کیا تھا[۵۵] - ایسی بہت سی کوششیں ابتدائی دور میں ہوئیں لیکن اصطلاحات کے لحاظ سے بھی سب سے قدیم کوشش سترہویں صدی عیسوی میں ہوئی - جب کالکنی کی اصطلاحات پر اردو کا پہلا اصطلاحی لغت انٹولیودی سلوانا (وفات ۱۶۶۳ء) نے نیاگوا قومی پریس سے شائع کرایا - اس کا نام Vocabulary de Lingua Concanica تھا - ایسا ہی کالکنی کا ایک لغت لاطینی، دکنی میں ایک اور مصنف اگنا شیو ارکامونے (Ignacio Archamoney) (۱۶۱۵ء-۳۰ اپریل ۱۶۸۳ء) نے مرتب کیا - اس کا قلمی نسخہ سینٹ لزلوا کے کتب خانے میں موجود ہے[۵۶] - اسی طرح مختلف اشیاء اور ادویہ پر ایک پرتگالی فارسی، ہندوستانی فہرست بھی اسی دور میں ایک پرتگالی مشنری اوجینیو ڈی گوئرس نے مرتب کی تھی[۵۷] -

اردو میں پہلا مبسوط لغت اصطلاحات جو آج ہمیں ملتا ہے، فورٹ ولیم کالج کے استاد تھامس روئبک (Thomas Roebuck) نے مرتب کیا[۵۸] - اسے ''عسکری ڈکشنری'' کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے - انگریزی میں اس کا نام An English and Hindoostanee Naval Dictionary of Technical Terms and Sea Phrases ہے اور یہ پہلی بار ۱۸۱۱ء میں ہندوستانی پریس کلکتہ سے رومن حروف میں شائع ہوا، پھر لندن سے ۱۸۱۳ء اور ۱۸۱۹ء میں طبع ہوا - بعد ازاں متعدد بار طبع ہوتا رہا - ۱۸۲۴ء میں اسے کار میکائل سمتھ نے نظر ثانی کے بعد لندن سے The Hindustani Interpretor کے نام سے شائع کیا جس کے ساتھ Naval Dictionary شائع کی گئی - تیسرا ایڈیشن پیرس اور لندن سے ۱۸۴۱ء میں شائع ہوا - بعد ازاں اسے بھی جی سمال نے نظر ثانی کے بعد A Lashkari Dictionary کے نام سے لندن سے ۱۸۸۲ء میں شائع کیا[۵۹] - ۱۸۸۲ء کا نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں موجود ہے - اس میں ایسے کثیر الفاظ کا ذخیرہ ہے جو انگریزی کمانداروں کو

میدان جنگ میں اور بارکوں میں ہندوستانی سپاہیوں کے ساتھ بول چال میں کارآمد ہو سکتے ہیں۔ لغت کے پیش لفظ میں مرتب لکھتا ہے[٦٠] ۔

"ہم بہت سے مقامی ملازموں کو اپنے جہازوں پر نوکری دیتے ہیں ، لیکن ہمارے افسر ان سے خاطر خواہ کام نہیں لے پاتے ، اس لیے کہ وہ اپنے احکامات ان ملازموں کو سمجھانے میں ناکام رہتے ہیں ۔ اسی مقصد کے لیے یہ لغت مرتب کی گئی ہے ۔ اسے زیادہ مفید بنانے کے لیے نہ صرف یہ کہ میں نے ان تمام الفاظ کو جمع کر کے ان کا ترجمہ کروایا ہے بلکہ میں نے خود ذاتی مشاہدے کی بنا پر جو الفاظ یا محاورے عام طور پر جہازیوں کو بولتے اور استعمال کرتے دیکھا ہے ، انہیں بھی یکجا کیا ہے اور ان تمام اصطلاحوں کو جمع کیا ہے جو جہاز کے عملے میں رائج ہوتی ہیں ۔ اس کام کے لیے میں نے جہاز کے بڑے بڑے افسروں سے رابطہ قائم کیا ہے اور ان سے مدد لی ہے" ۔

اگرچہ اس لغات میں جہاز رانی کی اصطلاحات انگریزی ۔ اردو جمع کی گئی ہیں لیکن ان کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں پہلے سے موجود اردو اصطلاحات کو انگریزی کے مترادف کے طور پر سامنے رومن رسم الخط میں دیا گیا ہے ۔ عسکری اصطلاحات پر روئبک کے بعد بھی کئی لغات ہمارے سامنے آتے ہیں جن کا ذکر آگے کیا جا رہا ہے ۔

۵۔ عمومی انگریزی ، اردو لغات

مستشرقین کے انگریزی اردو لغات اس لیے بھی اہم ہیں کہ باوجودیکہ ان میں روزمرے ، ضرب الامثال اور محاورے شامل کیے جانے لگے لیکن ان کا بنیادی ذخیرہ اصطلاحات پر مبنی تھا ، جو انہی ماخذوں سے حاصل کیا گیا تھا ۔ جن کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں ۔ اس کا آغاز جے فرگوسن کے لغت (۱۷۷۳ء) کے انگریزی اردو حصے سے ہوتا ہے۔ اس کے کچھ ہی دیر بعد ۱۷۹۰ء میں مدراس سے ڈاکٹر ہنری ہیرس کا لغت A Dictionary of English and Hindustani شائع ہوا جو اپنے موضوع پر ایک جامع حوالہ جاتی کتاب ہے۔ گلکرسٹ نے اس کا اعتراف کیا ہے اس نے ہیرس کے لغت کو ماخذ بنایا ۔ ہے یہ پہلی جلد ہے ، دوسری جلد کا تذکرہ ہم پہلے ہی کر چکے ہیں۔ ہنری ہیرس کے لغت جلد دوم کے ضمیمے میں فارسی ، عربی اور ہندوستانی ادبیات میں مذکور مقامات ، شہروں ، قصبوں ، مردوں اور خواتین کے ناموں کی ایک مرتب فہرست دی گئی ہے ۔ اسی سال ڈاکٹر گلکرسٹ کا لغت شائع ہوا- تھامس روئبک نے بھی اس کی تدوین میں مدد دی تھی ۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۸۱۰ء میں

ایڈنبرا سے شائع ہوا ۔ لغت کا پہلا حصہ ۱۷۸٦ء میں اور دوسرا ۱۷۹۰ء میں کلکتہ سے شائع ہوا۔ گریسن ۱۷۸۷ء اور ۱۷۹٦ء لکھتا ہے ۔ اس میں انگریزی الفاظ کے معانی اردو رسم الخط میں درج کیے گئے ہیں - ۱۷۹۷ء میں پہلی بار لندن سے جارج ہیڈلے کا ایک لغت شائع ہوا - ۱۸۰۲ء میں مرزا محمد فطرت دہلوی نے بھی اس لغت کی تصحیح کا کام انجام دیا ۔ اس کا حوالہ گریسن سے بھی ملتا ہے ۔ البتہ گلکرسٹ اسے دو کوڑی کی کتاب قرار دیتا ہے جب کہ کرک پیٹرک اسے مفید کتاب سمجھتا ہے[٦١] ۔ یہ ہیڈلے کے لغت ۱۸۷۲ء ہی کا ایک توسیعی ایڈیشن ہے دیگر متفرق لغات میں ڈی روزریو کا انگریزی ، بنگلہ ، ہندوستانی ڈکشنری ، کلکتہ (۱۸۳۵ء) ، جے ٹی تھامپسن کا ''انگریزی اردو ڈکشنری'' سیرام پور طبع دوم ۱۸۳٦ء، کیپٹن رابرٹ شیڈون ڈوبی کا انگلش ہندوستانی ڈکشنری (۱۸۴٦ء) ناتھے برائس کا لغت کلکتہ ۱۸۷۱ء ، سی اوگڈن کا لغت بمبئی (۱۸۳۷ء) ، ہنری گرانٹ کا Anglo Hindustani Vocabulary کلکتہ (۱۸۵۰ء)، آنون کا لغت انگلش ہندوستانی،فارسی، مدراس(۱۸۵۱ء) Vocabulary English & Hindustani مدراس (۱۸۵۴ء) ۔

ایچ بلوک مین کا لغت کلکتہ (۱۸۷۷ء) ، ایف ڈی رائس کا لغت مطبوعہ ستارا (۱۸۷۹ء) قابل ذکر ہیں ۔ تا آلکہ ہم ڈاکٹر ایس ڈبلیو فیلن کے لغت English Hindustani Dictionary تک آ پہنچتے ہیں ، جو ۱۸۵۸ء میں کراسوں کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوا ۔ اس میں قانونی اور تجارتی اصطلاحات بھی جمع کی گئیں ۔ حامد حسن قادری لکھتے ہیں کہ، ۱۸۸۰ء میں فیلن کا انتقال ہو گیا اور ان کے بعد باقی کام ان کے معاونین لالہ فقیر چند، لالہ چرلجی لال ، لالہ ٹھاکر داس ، لالہ جگن ناتھ اور مسٹر واٹلنگ نے پورا کیا اور یہ ۱۸۸۳ء میں مکمل ہوا[٦٢]۔ ۱۹۲۷ء اور ۱۹۴٦ء میں لاہور سے اسے رائے گلاب سنگھ نے بھی شائع کیا تھا - ۱۹۴٦ء کے نسخے سے پتہ چلتا ہے کہ ڈاکٹر فیلن کی وفات تک حرف ای ''E'' تک نظرثانی ہو چکی تھی[٦٣] ۔ مرکزی اردو بورڈ نے ۱۹۷٦ء میں اسے دوبارہ شائع کیا ۔ یہ ۱۹٦۷ء کے ایڈیشن کی عکسی نقل ہے تاہم اس میں وارث سرہندی سے کچھ اضافے بھی کرائے گئے ہیں جن پر باقاعدہ ستارے کا نشان دیا گیا ہے۔ اصطلاحات کے ترجمے میں فیلن کو جو مدد رائے سوہن لال نے اردو انگریزی لغات میں دی تھی ، اس کی جھلک اس لغت میں بھی ملتی ہے جہاں تک مجموعی طور پر اصطلاحی ترجمہ کا تعلق ہے ۔

ڈاکٹر فیلن کے ہاں ہمیں سابقوں ، لاحقوں کے علاوہ اصطلاحی ترکیبوں کے ترجمے کا اہتمام بھی ملتا ہے اگرچہ فیلن کے بعد باذلے کا لغت ، لکھنئو (۱۸۸۸ء) تھامس کریون کا لغت Royal Dictionary لکھنئو (۱۸۸۷ء) تھابرن کا لغت ، لکھنئو (۱۸۹۸ء)، ہولاک کا لغت (۱۹۰۰ء) ، رالکنگ کا لغت کلکتہ (۱۹۰۵ء) جیسے کئی لغات نظر سے گزرے ہیں[۶۴]۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ اصطلاحی ترجمے میں ڈاکٹر فیلن کے بعد کسی نے قابل توجہ کام انجام نہیں دیا ۔

۶۔ جدید اصطلاحات سازی اور یورپی مصنفین

یورپی مصنفین کا تذکرہ جدید اصطلاحات سازی کے حوالے سے عموماً سائنس اور طب کی کتابوں سے کیا جاتا ہے۔ انہوں نے ان علوم پر لغات تو ۱۵۹۵ء سے مرتب کرنا شروع کر دیے تھے لیکن تصنیف و تالیف کے میدان میں ان کی اصطلاحات سازی ہمیں انیسویں صدی کے آغاز میں نظر آتی ہے۔ علم تاریخ سے متعلق اصطلاحات ہمیں اردو کے مشہور یورپی شاعر لیوس ڈی کاسٹا کی ''لب التواریخ'' میں ملتی ہیں جو کلکتہ سے ۱۸۲۵ء میں شائع ہوئی ، چونکہ یہ دستیاب نہیں ، اس لیے ہمیں ڈاکٹر پیرسن کی کتاب ''معدنی زہر'' کو پہلی کتاب قرار دینا پڑتا ہے ، جس میں جدید اصطلاحات کا اردو ترجمہ اصطلاحات کی صورت میں ملتا ہے یہ کتاب جولائی ۱۸۲۶ء میں گورنمنٹ لیتھو گرافک پریس کلکتہ سے شائع ہوئی ۔ ڈاکٹر پیرسن ایسٹ انڈیا کمپنی کا ملازم تھا ، اس نے بعض مقامات پر اردو مترادفات بھی دیے ہیں مثلاً Vein (ورید)،Nerves(اعصاب)، Inflection (پچکاری)، Sulpher (گندھک) ، Mercury (پارہ) ، Arsenic (زرنیخ) ۔ اسی پریس سے اس کی ایک تصنیف ''بیان سانپ کے بکھ کا'' ۱۸۳۱ء میں شائع ہوئی[۶۵] ۔ اس کی بعض اصطلاحات قابل ذکر ہیں ۔ جیسے مسلز (عضلے) ، گلینڈز (گلٹیاں) ، ابسار بنٹ ویسل (جذب کی نلی) وغیرہ ۔ یہ کتاب ۱۸۱۹ء میں لکھی گئی تھی ۔[۶۶]

ڈاکٹر پیرسن کے ساتھ ساتھ تقریباً انھی تاریخوں میں پیٹر بریٹن کی کتاب ، ٹری ٹائز آن مینرل پائزنس (Treatise on Mineral Poisons) آتی ہے ۔ یہ ۱۵ جولائی ۱۸۲۶ء کو اسی پریس سے شائع ہوئی ۔ اس لیے ان دونوں مصنفین کی کتابوں کو اصطلاحات سازی کی اولین کوششیں قرار دیا جا سکتا ہے ۔

ہی بریٹن کے لغت کا ذکر بھی ہم کر چکے ہیں "سماچار درپن" ۶ اگست ۱۸۳۵ء نے ان کی بیس کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ مذکورہ کتاب کی بعض اصطلاحات قابل ذکر ہیں جیسے ورید (Vein) اعصاب (Nerve) مستقیم (Rectum) وغیرہ ۔ خواجہ حمید الدین شاہد نے اسے پہلی کتاب قرار دیا[۶۷]۔

ہی بریٹن کی ایک اور کتاب "بیان ماہیت اور تاثیر ہوا کا" ۱۸۲۹ء میں گورنمنٹ لیتھو گرافک پریس کلکتہ سے شائع ہوئی اس میں ہوا کے پھیلاؤ کے لیے "تخلخل" جیسی اصطلاحات قابل توجہ ہیں کتاب انجمن ترقیٔ اردو کراچی کے کتب خانے میں موجود ہے ۔

۱۶۳۲ء میں ایک کتاب الادویہ (قلمی) تصنیف ہوئی تھی جس پر جان ولیم ٹیلر نے نظرثانی کی تھی بلوم ہارٹ اسے ایک اور قلمی "خواص الادویہ" کے ساتھ یورپی مصنفین کی کتاب قرار دیتا ہے ۔ اس میں انگریزی اور لاطینی اصطلاحیں اردو رسم الخط میں ہیں[۶۸] ۔

۱۸۳۲ء میں لکھنئو سے لیفٹیننٹ میلس کی ترجمہ کردہ کتاب علم ہیئت کے طبع ہونے کا علم ہوتا ہے اور ۱۸۳۶ء میں مسٹر جوزف کے رسالہ "جرثقیل" کے شائع ہونے کا علم ہوتا ہے ، مسٹر جان (انجینئر) کے صاحبزادے تھے ۔ ان کی درسی کتاب مؤلفہ ۱۸۳۹ء "رسالہ علم اعمال کروی" ۱۸۴۱ء میں شائع ہوئی ۔ دونوں کتابیں شمس الامراء کے مطبع سنگی حیدرآباد دکن سے طبع ہوئیں[۶۹] ۔ دوسری کتاب میں رتن لعل نے بھی تعاون کیا ہے اور یہ علم ہیئت پر ہے ، اصطلاحات زیادہ تر فارسی ، عربی ہیں ، جیسے "علی التوالی فی مابین" ، "کوکب مسائی" "آلہ دور بین" طریقہ الشمس" وغیرہ[۷۰] ۔

۱۸۴۳ء میں اسی موضوع پر پادری پارکنسن کی کتاب "بحرالحکمت" لکھنئو سے شائع ہوئی چونکہ بحرالحکمت کا مترجم نامعلوم ہے اس لیے یہ کسی یورپی مصنف کی قرار نہیں دی جا سکتی ہے ۔

۱۸۴۵ء میں ولیم میکنزی کی کتاب نافع الامراض مطبع سنگی شمس الامرا ، حیدرآباد دکن سے طبع ہوئی ۔ اس میں ادویات کا اشاریہ دیا گیا ہے ، بعض اصطلاحوں کا ترجمہ کر لیا گیا جیسے خیسالدہ (infusion) وغیرہ[۷۱] ۔ اگلے سال ۱۸۴۶ء میں اسی مصنف کی ایک اور کتاب "رسالہ خلاصۃ الادویہ" بھی یہیں سے

طبع ہوئی ۔ اس میں بھی ادویات کا اشاریہ ۲۸ صفحات میں دیا گیا ہے ۔ لاطینی ، انگریزی اور اردو مترادف بھی دیے گئے ہیں جیسے (لاطینی) پوٹاسی میٹراس ، (انگریزی) ، نیٹریٹ آف پوٹاش ، (اردو جسے ہندی لکھا گیا ہے) شورہ ۔ اس کتاب کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں قدیم سرمایۂ اردو کو بھی استعمال کیا گیا ہے ۔ جیسے ''عرق منا'' ، ''گلقند''، ''کوشائی'' ، ''ایلا تھوتھا'' ، ''ہاسن'' (برتن) ، ''متلاہٹ'' ، ''کڑواہٹ'' ، ''مروڑا'' وغیرہ[۴۲] ۔ اسی سال اس کی ایک اور کتاب ''کفایت العلاج'' بھی طبع ہوئی۔ میکنزی حیدر آباد کے طبی گودام کے ناظم تھے[۴۳] ۔

۱۸۴۵ء میں مسٹر مرے کی کتاب ''رسالہ تطعیم'' (ٹیکا لگانے کی کتاب) چھاپہ خانہ صدر جیل خانہ آگرہ سے طبع ہوئی تھی ۔ یہ احمد حسن رشیدی کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے جو اس سے ۱۱۶ سال پہلے لکھی گئی تھی ۔ اس میں اصطلاحات عربی سے در آئی ہیں ۔ کتاب کا ایک نسخہ اردو لغت بورڈ کے کتب خانے میں موجود ہے۔ ۱۸۴۸ء میں مرے کا ایک ترجمہ ''رسالہ چیچک'' مطبع سنگی حیدر آباد دکن سے شائع ہوا ۔ یہ ڈاکٹر مکیملن کی کتاب ہے۔ اسی سال ڈاکٹر جیمز ہنری بٹلر نے رسالہ ''اعمال جراحی'' از سمیوئل کوپر کا ترجمہ مطبع العلوم دہلی سے شائع کیا ۔ جیمز ہنری ایسٹ انڈیا کمپنی کے سرجن تھے[۴۴] ۔ کتاب اس لحاظ سے قابل ذکر ہے کہ اس میں انگریزی اصطلاحات اردو میں بجنسہ لی گئی ہیں ، حاشیے میں ان کے انگریزی ہجے درج ہیں اور حاشیے میں معنی کی تشریح بھی کی گئی ہے۔یوں یہ کتاب اصطلاحات نگاری میں شمار ہوتی ہے ۔

۱۸۴۶ء میں فن جراحی کے موضوع پر ڈاکٹر زیڈ جیمز مونٹ کی کتاب ''معین الجراحین'' (An Atlas of Anatomical Plates) شائع ہوئی تھی ۔ اس میں بھی انگریزی اصطلاحات بجنسہ لی گئی ہیں ۔ منشی نصیرالدین احمد نے اس کام میں ان کی مدد کی تھی ۔

۱۸۵۱ء میں مدراس کے سرکاری سرجن ایڈورڈ (ایڈورڈ) بالفور نے ڈاکٹر کنکوئیسٹ کی کتاب ''اصول فن قبالت'' کا ترجمہ کیا اور اسے مدراس ہی سے شائع کیا ۔ اس کے ایک صفحے پر انگریزی اور دوسرے پر اردو متن ہے ۔ انگریزی اصطلاحات کے عربی ، فارسی اور اردو مترادفات دیے گئے ہیں لیکن مروجہ تلفظ کے ساتھ جیسے زچہ کو جچا ، زچگی کو جچگی وغیرہ[۴۵] ۔

۱۸۵۳ء میں چارلس فنک اور منشی چرنجی لال کی ''تعلیم النفس'' اکبر آباد سے اور ۱۸۵۴ء میں جے ڈبلیو بیل کی کتاب ''بجلی کی ڈاک'' آگرہ سے شائع ہونے کی

اطلاع ملتی ہے ۔ دونوں کتابیں اصطلاحات کے حوالے سے قابل ذکر ہیں ۔

اسی دور میں صوبہ سرحد میں ولیم میور سکرٹری صدر بورڈ صوبہ سرحد نے لیفٹیننٹ گورنر کے حکم پر (Direction for Revenue Terms) کا ترجمہ ''ہدایت نامہ عہدہ داران مال ممالک مغربی و شمالی'' کے نام سے کیا جو ۱۸۵۱ء میں آگرہ سے سکندرہ آرفن پریس سے شائع ہوا ۔ اس میں دی گئی اصطلاحات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دفتری و مالگزاری کے اصطلاحی ترجمے میں ولیم میور نے مقامی رائج اصطلاحات ہی کو استعمال کیا ، مثلاً بندو بست ، پیمائش ، حدود بندی ، تعلقہ داری ، قلم رو ، مساحت ، معافی ، واگزاشت ، کھتولی ، رخنہ بندی ، قرقی ، حین حیات ، قبل و دخل ، کشتواری ، خسرہ ، نالش ، سالیانہ ، بٹائی ، باقی دار ، متساجر ، تصرف وغیرہ۔ البتہ بعض انگریزی اصطلاحات کو بھی بجنسہ لیکن مستعمل ظاہر کیا گیا ہے ، جیسے کمپاس ، کلکٹر ، ڈگری ، رجسٹری، کلکٹری ، پنشن وغیرہ۔

اسی سال (۱۸۵۱ء) میں ولیم میکفرسن کی ''دستور العمل عدالت دیوانی حکومت'' اور جارج اسمولٹ فیکن کی ''مجموعہ قوانین تعزیرات ہند'' کا ترجمہ سامنے آتے ہیں۔ آگرہ سے جان پارکس لیڈلی نے ''رسالہ علم المعیشت'' ۱۸۵۳ء میں طبع کرایا اور ۱۸۵۴ء میں آگرہ ہی سے پروفیسر کیمیا جان ولیم پیل نے مولوی کریم الدین کی مدد سے آلات طبعی کا نقشہ مطبع مصدر سے ایک رسالہ کی صورت میں شائع کیا[۶۷]۔
۱۸۵۹ء میں الیگزنڈر فاکنز کا لغت A Dictionary of Communications بمبئی سے شائع ہوا ، جس میں کئی زبانوں میں مترادفات دیے گئے ۔ روئبک کے بعد انیسویں صدی میں کم از کم تین عسکری لغات ہمارے سامنے آئے ہیں لیکن ان میں زیادہ تر روئبک ہی کے لغت سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ۱۸۲۵ء میں جی پی ہیزل گروو (Hazel Grove) کا لغت A Vocabulary English and Hindustani بمبئی سے شائع ہوا ۔ اس میں اسلحہ کے ذخائر کے الفاظ اور عسکری اصطلاحات ہیں ۱۸۲۸ء میں مدراس سے کیپٹن جی ای بورا ڈیل کا لغت بھی اسی نام سے ہمارے سامنے آتا ہے۔ یہ بھی فوجی سپاہیوں کے لیے ایک فہرست الفاظ کی حیثیت رکھتا ہے ۔ لندن سے جے ایف بلوم ہارٹ نے Military Vocabularies کے نام سے ایک سلسلۂ کتب شائع کرنا شروع کیا ۔ اس کی جلد اول ۱۸۹۲ء میں لندن سے شائع ہوئی، جو انگریزی ہندوستانی پر مشتمل تھی'' ۔

دسمبر ۱۸۶۳ء میں اردو میں جدید طب کا ایک لغت ہمارے سامنے آتا ہے یہ

لغت کلکتہ کے نیٹو میڈیکل انسٹی ٹیوشن کے ڈاکٹر ایف ہسٹچن سن نے Medical Dictionary کے نام سے کلکتہ سنٹرل پریس کمپنی سے شائع کرایا[۴۸]۔ اس میں عام فہم اردو الفاظ کو استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ مثلاً ''شرائین'' (Artries) ''باری کی تپ'' (Interament fever) وغیرہ ۔ اس کا دوسرا ایڈیشن بھی کلکتہ ہی سے ۱۸۸۱ء میں A Glossary of Medical and Medico Legal Terms کے نام سے شائع ہوا[۴۹] ۔

۱۸۷۴ء میں بمبئی سے کانکنی پر ایک پرتگالی ، انگریزی ، ہندوستانی لغت Novo Vocabulary از پالو یا ہومیم کے شائع ہونے کا علم ہوتا ہے[۸۰] ۔ ۱۸۸۸ء میں رڑکی کالج سے جی میڈلے کے انگریزی اردو لغت A Vocabulary of Commission and Technical Word کے دوسرے ایڈیشن کے شائع ہونے کی اطلاع ملتی ہے۔ اسی سال Technical Dialogue (طبع اول ۱۸۷۵ء) کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت کا علم ہوتا ہے ۔ اس میں انگریزی اصطلاحات کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ زراعت کے موضوع پر ۱۸۹۱ء میں جے بی فلر کی کتاب ''فن زراعت'' مطبع افغان پریس ، امرتسر سے شائع ہوئی تھی ۔ ۸۰ صفحات کی یہ کتاب انجمن ترقی اردو، کراچی کے کتب خانے میں موجود ہے۔ اس کے آخری تین صفحات پر فرہنگ دی گئی ہے ۔

۱۸۹۵ء میں جی سمال اور دیگر مرتبین کی کتاب Ango Indian Hand Book کلکتہ سے شائع ہوئی جس میں ہندوستانی الفاظ دیے گئے ہیں ۔

۱۸۹۵ء ہی میں پیسہ اخبار لاہور سے کومب کی کتاب ''فرینالوجی'' کا ترجمہ ''علم کاسہ سر'' کے نام سے از جے جے ڈبلیو راکونیل شائع ہوا تھا ۔ اس میں فارسی ، عربی اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں اور انگریزی سے حتی الامکان گریز کیا گیا ہے ۔ کتاب کے آخر میں دو صفحات میں انگریزی فرہنگ دی گئی ہے ۔ کتاب کے اندر بھی دو دو متبادلات درج کیے گئے ہیں ''جیسے فرینالوجی یا علم کاسہ سر''، ''لصوق یا بقائے محبت''، ''خود پسندی یا ناز ذاتی'' ۔ یہ کتاب اردو لغت بورڈ کے کتب خانے میں ہے ۔

۱۸۹۷ء میں کالن ایس ویلنٹائن کی کتاب ''بحر ہوا'' جو ۱۸۷۶ء میں لکھی گئی ، سکندرہ آرفن پریس آگرہ سے طبع ہوئی ، اس میں جغرافیائی اصطلاحات ملتی ہیں ۔ ہندی اور انگریزی اصطلاحات اس کا خاصہ ہیں[۸۱] ۔

بیسویں صدی کے آغاز میں بھی ہمیں دو عسکری لغات کا علم ہوتا ہے جو انگریزوں نے مرتب کیے - یہ بھی سابقہ عسکری لغات کی طرح فہرستوں کی صورت میں ہمارے سامنے آتے ہیں - میجر ایف آر ایچ چیپ مین (Chap man) نے Urdu Reader کے نام سے ۱۹۰۵ء میں بمبئی، شملہ، کلکتہ اور لندن سے بیک وقت ایک کتاب شائع کی، جس میں متن میں موجود عسکری الفاظ کی ایک فہرست بھی شامل ہے - اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۱۰ء میں لندن سے شائع ہوا - اسی طرح لندن ہی سے این ہیری سن کا لغت Manual of Lashkari Hindustani with Technical Terms and Phrases کے نام سے ۱۹۱۲ء میں شائع ہوا - اس میں عسکری الفاظ فہرستوں کی صورت میں دیے گئے ہیں[۸۲] - ۱۸۳۸ء میں کلکتہ سے حکومت کی طرف سے English Roman-Urdu Military Vocabulary شائع ہوئی - ۱۹۴۳ء میں ایچ ایل فلپس کا ایک عسکری لغت Urdu Military Vocabulary آکسفورڈ سے شائع ہوا، ۱۹۴۵ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن طبع ہوا - اس کے ساتھ مطالعاتی مشقیں بھی منسلک ہیں - ۱۹۴۵ء میں اے ڈبلیو کارنیلیس کی کتاب Hospital Conversation کا دوسرا ایڈیشن میسوری سے شائع ہوا جس میں اردو اور انگریزی الفاظ دیے گئے ہیں -

اکیسویں صدی کے آغاز ہی سے چونکہ مقامی لوگوں کے نام بھی اصطلاحات سازی کے میدان میں سنائی دینے لگے جو بیسویں صدی کے آغاز تک یورپی مصنفین کو اس میدان سے ہٹاتے ہوئے نظر آتے ہیں -

حواشی

۱- ڈاکٹر اے - ایچ کوثر، اردو کی علمی ترقی میں سرسید اور ان کے رفقا کا حصہ، کراچی (۱۹۸۳)، ص : ۱۳

۲- بحوالہ : 'اردو زبان اور یورپی اہل قلم'، (سنگ میل، لاہور، ۱۹۸۷ء) ص : ۱۳

۳- بحوالہ : جیلانی کامران، انگریزی زبان و ادب کی تدریس میں قومی زبان کا کردار، اسلام آباد (۱۹۸۵ء) ص ص : ۱۶، ۱۷

۴- سید علی عباس جلالپوری، روح عصر، راولپنڈی (کتاب نما - ۱۹۶۹ء) ص : ۱۰۷

۵۔ محمد عتیق صدیقی ، گلکرسٹ اور اس کا عہد ، علی گڑھ (۱۹۶۰ء)، ص: ۴۸

۶۔ ایضاً، ص: ۴۱

۷۔ بحوالہ: ضمیر نیازی ، فورٹ ولیم کالج ، ''افکار'' ، برطانیہ میں اردو نمبر ، کراچی، ص: ۸۹

۸۔ جیلانی کامران ، محولہ بالا ، ص: ۱۹

۹۔ محمد عتیق صدیقی ، محولہ بالا ، ص: ۵۵

10. Grierson, *A Linguistic Survey of India*, (1919) Vol. 9, P. 16

11. Ref. Love, H D., *Vestiges of Madras*, London, 1941, P. 41

12. Grierson, *Op. cit.*, P. 18

۱۳۔ آغا افتخار حسین ، یورپ میں اردو، لاہور (۱۹۶۸ء) ص : ۶۸ ، ثقافتی رنجن بھٹا چاریہ ، بنگال کے انگریز مصنفین اور اردو، ''افکار'' برطانیہ میں اردو نمبر ، ص‌ص : ۱۸۹ ، ۱۹۱

۱۴۔ ایچ ایچ ولسن ، اصطلاحات عدلیہ و مالگزاری ، Preface ص : III

۱۵۔ بحوالہ: سہ ماہی ''اردو''، کراچی ، جنوری ۱۸۵۹ء ص: ۷

16. Shakespear, John, *Urdu—English Dictionary*, Lahore (1986) Appendix.

17. Grierson, *Op. cit.*, P. 20

۱۸۔ آغا افتخار حسین ، محولہ بالا ، ص‌ص : ۴۷ ، ۵۷

19. Duncan Forbes, *A Dictionary of Hindustani and English*, Lucknow, Utter Pardesh Academy, 1987, Preface.

۲۰۔ ڈاکٹر آغا افتخار حسین ، محولہ بالا ، ص‌ص : ۵۱ تا ۵۳ ، انہوں نے ڈکشنری آف نیشنل بایوگرافی ، کے حوالے سے لکھا ہے کہ بول ۱۸۲۰ء میں ایڈنبرا میں پیدا ہوا اور ۱۸۵۸ء میں اسے ''سر'' کا خطاب اور ستارۂ ہند کا اعزاز ملا اور وہ اسی سال فوت ہو گیا ، سر آرتھر کوک برنل ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا ، وہ سنسکرت کا عالم تھا ۔

۲۱۔ ایضاً ، ص : ۵۶

۲۲۔ ایضاً، ص: ۵۷

۲۳- بحوالہ : ثریا حسین ، گارسین دتاسی : اردو خدمات ، علمی کارنامے ، لکھنؤ ۱۹۸۳ء ، ص ص : ۱۱۹ تا ۱۲۱

۲۴- مقالات گارسان دتاسی ، جلد اول ، کراچی (۱۹۶۴ء طبع دوم) ، ص : ۲۱٦

۲۵- بحوالہ: اردو زبان اور یورپی اہل قلم ، ص: ۳۴

26. Fallon, S.W., *Urdu English Dictionary*, Lahore (1976), Preface : XVIII

۲۷- ولسن ، محولہ بالا ، دیباچہ، ص: IV

۲۸- محمد عتیق صدیقی ، محولہ بالا، ص : ۱۵۱

۲۹- کلیڈون بنگال آرمی سے متعلق تھے ، اردو سے زیادہ فارسی کے آدمی تھے ۱۸۱۳ء میں انتقال کیا -

۳۰- آغا افتخار حسین، محولہ بالا ، ص : ۲۹

۳۱- ولسن ، محولہ بالا دیباچہ

۳۲- چارلس ولکنز (۱۷۵۰ء - ۱۸۳۵ء) سمرسیٹ ماہم کا رہنے والا تھا ، کمپنی میں کلرک بھرتی ہوا اور کلکتے میں آ گیا - پھر نائب مہتمم کی حیثیت سے مالدا گیا - ۱۷۷۸ء میں طباعت کی طرف راغب ہوا - انڈیا آفس لائبریری کا پہلا لائبریرین بنا - ۱۸۸۵ء میں ہیلی بری کالج میں اوریئنٹل وزیٹر مقرر ہوا اور مشرقی مضامین کے زبانی استحانات میں مددگار مقرر ہوا -

۳۳- چارلس ولکنز ، گلاسری ، اسلام آباد (۱۹۸۷ء) دیباچہ از مصطفی علی بریلوی -

۳۴- ولسن ، محولہ بالا ، دیباچہ ، ص : III

35. Grierson, *Op. cit.*, P. 21

۳٦- آغا افتخار حسین ، محولہ بالا ، ص : ۷۷

۳۷- سرہنری ایلیٹ (۱۸۰۸ء - ۱۸۳۳ء) ۱۸۲٦ء میں بورڈ آف ریونیو کے سیکرٹری بنے اور ۱۸۴۷ء میں گورنر جنرل کے چیف سیکرٹری ہونے - افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن میں انتقال کیا- بحوالہ شفقت رضوی ، اہل یورپ کی اردو خدمات ''سب رس'' کراچی ، جولائی ۱۹۸۲ء ص : ۳۰

۳۸- مولوی ظفر الرحمان دہلوی ، فرہنگ پیشہ وراں ، جلد اول ، پیش لفظ ، ص : ط

۳۹- ولسن محولہ بالا ، دیباچہ ، ص : IV

۴۰- کتاب کا مصنف ہوریس ہیمین ولسن (Horace Hayman Wilson) (۲ ستمبر ۱۷۸۶ء - ۸ مارچ ۱۸۶۰ء) لندن میں پیدا ہوا - ۱۷ ستمبر ۱۸۰۸ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی میں اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوا - سکہ شناسی میں مہارت پیدا کر کے اس نے ایک کتاب لکھی - ۱۸۱۱ء میں ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کا سیکرٹری مقرر ہوا - ۱۸۱۸ء میں اسے بنارس بھیجا گیا جہاں اس نے سنسکرت کالج بنارس کی تشکیل جدید کی - ۱۸۳۲ء تک کلکتہ میں فورٹ ولیم کالج کا استاد بھی رہا - چارلس ولکنز کی وفات پر اسے انڈیا ہاؤس کا سیکرٹری بنا دیا گیا- کبھی کبھار ہیلی بری کالج میں بھی چلا جاتا زیادہ تر قیام لندن میں رہا - ۱۸۴۲ء میں ہولنگ نے ''عہد نامہ جدید'' کے لیے جو کمیٹی قائم کی تھی ، ولسن اس کے مترجمین میں بھی شامل رہا تھا
(C. f. *Eminent Orientalists*, PP. 92-80).

41. Buckland, *Op. cit.*, P. 455.

۴۲- شہامت علی وہی ہیں جنہوں نے شاہ اسماعیل شہید کی ''تقویت الایمان'' کا انگریزی ترجمہ کیا اور اسے جرنل آف رائل ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ سے شائع کیا - ولسن اسے اچھا افسر ، عالم اور صاحب صلاحیت قرار دیتا ہے (ولسن ، محولہ بالا ، ص ، III) -

۴۳- ایضاً ص : V

44. Whitworth' *An Anglo-Indian Dictionary*, Lahore (1981), Preface, P. XIII.

45. *Ibid*, P. 140

46. *Ibid*., Preface : P. x

47. Fallon, S. W. *Urdu-English Law and Commercial Dictionary*, Lahore, (1980)

۴۸- کشف اصطلاحات الفنون ، ۱۷۴۵ء میں تصنیف ہوئی تھی -

۴۹- لیفٹننٹ کرنل ڈی سی فلوٹ سیکرٹری مجلس ممتحنین کلکتہ ، جرنل سیکرٹری عریبک سوسائٹی بنگال اور فیلو کلکتہ یونیورسٹی رہا - اس نے ہندوستانی دستور العمل اور محاورات پر بھی اردو میں کتابیں لکھیں - کچھ عرصہ کیمبرج یونیورسٹی میں ہندوستانی کا پروفیسر رہا (بحوالہ : آغا افتخار حسین ، محولہ بالا ، ص : ۷٦) -

50. Phillot, D. C. and Goben Lal Bannerjee, *Hindustani, English Vocabulary of Indian Birds*, Calcutta, (1908), P. 55 (P. 1).

51. Ghani & Dr. Abu Lais, *Guide to English-Urdu Dictionary*, Oriental College Magazine, No. 115/116, Nov. 1953/Feb. 1954, PP. 29-53.

۵۲- ڈاکٹر اے - ایچ کوثر ، محولہ بالا ، ص: ۱۵

۵۳- مقدمہ از : ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، اردو لغت (تاریخی اصولوں پر) جلد اول، ص : ف

۵۴- بحوالہ : اردو زبان اور یورپی اہل قلم ، ص‌ص : ۱۹ ، ۲۰

۵۵- محمد عتیق احمد صدیقی ، محولہ بالا ، ص‌ص : ۴۹ ، ۵۰

۵٦- ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، محولہ بالا ، ص : ف

۵۷- ڈاکٹر اے ایچ کوثر ، محولہ بالہ ، ص‌ص : ۱۵ تا ۲۰

۵۸- ڈاکٹر آغا افتخار حسین لکھتے ہیں کہ، تھامس روئبک ۱۷۸۱ء میں لنلتھگو شائز میں پیدا ہوا - ۱۸۰۱ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازم ہو کر برصغیر میں آیا - ۱۸۰۵ء میں لندن واپس چلا گیا جہاں سے ۱۸۱۰ء میں واپسی پر اس نے یہ لغت مرتب کیا - ۱۸۱۱ء میں فورٹ ولیم کالج میں اسسٹنٹ سیکرٹری کے عہدہ پر تقرر ہوا - ۱۸۱۹ء میں فوت ہوا - لغت کا چھٹا ایڈیشن ۱۸۸۲ء میں جارج اسمال نے اضافے اور ترامیم کے بعد شائع کیا تھا - گلکرسٹ لکھتا ہے کہ، لیفٹیننٹ تھامس روئبک مدراس ملٹری ایسٹبلشمنٹ میں تھے اور فورٹ ولیم کالج کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے رکن تھے - ڈاکٹر ولسن لکھتا ہے کہ رام کمل کے پریس کو چلانے میں کپتان روئبک بھی ان کے ہمراہ تھے - ڈاکٹر صمیع اللہ کے ازدیک روئبک اس شعبے کے اسسٹنٹ پروفیسر تھے - دیکھیے: ڈاکٹر آغا افتخار حسین ، یورپ میں اردو ، ص‌ص : ٦۸ ، ٦۹

Gilchrist, *Hindustanee Philesophy*, London (1810), Preface, P. 1
اور ڈاکٹر ولسن کے خط کے لیے دیکھیے : شانتی رنجن بھٹا چاریہ ، بنگالی ہندوؤں کی اردو خدمات ، کلکتہ ، (۱۹۶۳ء)۔ نیز : ڈاکٹر سمیع اللہ ، انیسویں صدی میں اردو کے تصنیفی ادارے ، سلطان پور (۱۹۸۸ء) ۔

59. Grierson, *Op. cit.*, P. 19

60. Thomas Roebuck, *An English and Hindustanee Navel Dictionary*, London (1813) & *A Lashkari Dictionary*, London (1882).
Cover Page.

۶۱- تفصیلات کے لیے دیکھیے:اردو زبان اور یورپی اہل قلم ، ص‌ص ۲۵ تا ۲۷ گلکرسٹ فلالوجی (دیباچہ) اور ڈاکٹر آغا افتخار حسین ، یورپ میں اردو ، ص : ۷۶ تا ۸۲

۶۲- بحوالہ : حامد حسن قادری ، داستان تاریخ اردو، کراچی (۱۹۸۸ء) ص : ۸۷

63. Fallon, S. W., *English Hindustani Dictionary*, Lahore : Rai Gulab Singh, 1946, Preface.

۶۴- بحوالہ : اردو زبان اور یورپی اہل قلم، ص‌ص:۲۵ تا ۳۴ ، نیز آغا افتخار حسین محولہ بالا ، ص ص : ۲۵ تا ۸۵

۶۵- شفقت رضوی ، مستشرقین کی اردو خدمات ، ''افکار'' برطانیہ میں اردو نمبر ، ص‌ص : ۲۳۹

۶۶- خواجہ حمیدالدین شاہد ، اردو میں سائنسی ادب، ص‌ص : ۵۷ ، ۵۸۹

۶۷- ایضاً ، ص : ۳۹

۶۸- ایضاً، ص: ۵۸ ، ۵۹

۶۹- ڈاکٹر محمد شکیل خان ، اردو میں سائنسی و تکنیکی ادب ، دہلی ، ۱۹۸۸ء ص : ۳۰

۷۰- خواجہ حمیدالدین شاہد ، محولہ بالا ، ص‌ص : ۹۸ تا ۱۰۰

۷۱- خواجہ حمیدالدین شاہد ، محولہ بالا ، ص : ۱۱۰

۷۲- ایضاً ، ص‌ص : ۱۰۷ تا ۱۰۸

۷۳- ڈاکٹر محمد شکیل خان ، محولہ بالا، ص : ۳۱

۷۴۔ ڈاکٹر محمد شکیل خان، ص : ۱۳ ، نیز خواجہ حمیدالدین شاہد ، محولہ بالا ، ص : ۱۷۲

۷۵۔ خواجہ حمیدالدین شاہد ، محولہ بالا، ص ص : ۲۷۶ ، ۲۷۷

۷۶۔ دیکھیے حامد حسن قادری ، داستان تاریخ اردو ، ص ص : ۹۰ تا ۹۱

77. Grierson, *Op. cit*., PP. 22, 25

۷۸۔ شانتی رنجن بھٹا چاریہ ، محولہ بالا ، ''افکار'' ، برطانیہ میں اردو نمبر ، ص : ۱۹۳

79. Grierson, *Op. cit*., P. 24.

80. Grierson, *Op. cit*, P. 23.

۸۱۔ حمیدالدین شاہد ، محولہ بالا ، ص : ۳۰۰

82. *Grierson*, *Op. cit.*, P. 26.

کتابیات

۱۔ اردو لغت تاریخی اصولوں پر، جلد اول ، کراچی : ترقی اردو بورڈ ، ۱۹۷۷ء

۲۔ افتخار حسین ، ڈاکٹر آغا ، یورپ میں اردو ، لاہور : مرکزی اردو بورڈ ، ۱۹٦۷ء

۳۔ ثریا حسین ، گارسین دتاسی : اردو خدمات ، علمی کارنامے ، لکھنئو ، ۱۹۸۳ء

۴۔ جلالپوری ، سید علی عباس ، روح عصر ، راولپنڈی : کتاب نما ، ۱۹٦۹ء

۵۔ جیلانی کامران ، انگریزی زبان و ادب کی تدریس میں قومی زبان کا کردار، اسلام آباد : مقتدرہ قومی زبان ، ۱۹۸۵ء

٦۔ سمیع اللہ ، ڈاکٹر ، انیسویں صدی میں اردو کے تصنیفی ادارے ، سلطان پور (بھارت) ۱۹۸۸ء

۷۔ شاہد ، حمید الدین ، اردو میں سائنسی ادب ، کراچی ۱۹٦٦ء

۸۔ شانتی رنجن بھٹا چاریہ ، بنگال کے انگریز مصنفین اور اردو ، ''افکار'' برطانیہ میں اردو نمبر ، کراچی

۹۔ شانتی رنجن بھٹا چاریہ ، بنگالی ہندوؤں کی اردو خدمات ، کلکتہ، ۱۹٦۳ء

۱۰۔ شفقت رضوی ، اہل یورپ کی اردو خدمات ، ''سب رس'' کراچی ، جولائی ۱۹۸۲ء

۱۱۔ صدیقی ، محمد عتیق ، گلکرسٹ اور اس کا عہد ، علی گڑھ ، ۱۹٦۰ء

۱۲۔ ضمیر نیازی ، فورٹ ولیم کالج ، ''افکار'' برطانیہ میں اردو نمبر ، کراچی

۱۳۔ ظفرالرحمان ، مولوی ، فرہنگ پیشہ وراں ، کراچی : انجمن ترقی اردو پاکستان ، جلد اول

۱۴۔ عطش درانی ، اردو زبان اور یورپی اہل قلم ، لاہور : سنگ میل ، ۱۹۸۷ء

۱۵۔ قادری ، حامد حسن ، داستان تاریخ اردو ، کراچی : اردو اکیڈمی سندھ ، ۱۹۸۸ء